رب السموات والارض وما بینهما ان کنتم موقنین
روشن ضمیر
الموسوم
تسخیر ہمزاد

## تقریظ از حکیم حبیب الحق صاحب عامل مسمریزم

مین نے اس کتاب کو اوّل سے آخر تک دیکھا میرے پاس ہرگز ایسے وسائل نہین ہین جسسے مین اس نایاب اور لاجواب کتاب کے ہزار حصے مین سے ایک حصہ بھی تعریف کرسکون اور نہ مین عالم اور فلاسفر ہی ہون کہ فلسفہ کی عینک آنکھ پر لگا کر اپنی تحقیقات اور مشاہدہ پبلک کے سامنے پیش کرون ان تمام باتون سے میرے نزدیک یہ کہنا زیادہ تر منضبط اور وقیع ہوگا کہ جن لوگون نے حصول ہنر میں اپنی لمبی چوڑی عمرین گنوا دی ہین اور انکو بجز افسوس و حسرت کے اور کچھ نہ ملا ہو ان ہی سے دریافت کیا جائے کہ جب انھون نے جناب فیضمآب ازدان اسرار علم نیلی مستجمع محبت ازلی صوفی سعادتعلی صاحب مرادآبادی ام فیضہ کے سایہ عاطفت مین رہکر اسطرف ہمت کی ہو تو کیونکر اپنے مقصد تک بسہولت پہنچ گئے اور کسطرح انہون نے اپنے دینی (خاص طور پر) و دنیاوی (عام طور پر) مقاصد مین کامیابیان حاصل کین مین یقین کرتا ہون کہ ناظرین اسکو اس وقت سے دیکھینگے جس سے پیشتر آجتک انکو ہرگز کسی کتاب کے دیکھنے کا اتفاق نہوا ہوگا ۔ خادم الاطبا حبیب الحق

# تمہید

زمانہ سے علوم راز مخفی نہین ہوئی ہین یہ اور بات ہو کہ عوام اُن سے
واقف نہ ہون یا اپنی کاہلی اور بد اعتقادی کے سبب اُن سے واقفیت
بہم پہنچانا نہ چاہتے ہون۔ لیکن ان علوم کے محافظ جب وقت مناسب آتا
تو ضرور تمام پر اسکا افشا کرتے ہین اور حق لوگ اُن سے نفع اُٹھاتے ہین

دنیا مین صدہا علوم ایسے موجود ہین جو دوبارہ رواج پانے پر کسی شخص
کی ایجاد دکھلاتے ہین باوجودیکہ قدیم ہوتے ہین۔ اسی طرح جس علم کی بابت
اس مختصر سے رسالہ مین مین بحث کرونگا وہ بھی جدید نہین بلکہ ہر زمانہ
مین اسکی موجودگی کا ثبوت ملتا ہی۔ ایک ہی شہر مین پہنچنے کو مختلف راستے
ہو سکتے ہین لیکن سب سے بہتر وہ راستہ کہلاتا ہے جو سب سے قریب ہو
اسی طرح گو کہ اس علم کے صدہا طریقے اُستادون نے لکھے ہین لیکن چونکہ
مجھکو آجکل اس فن کے اظہار کی ضرورت بشدت محسوس ہوتی ہی اسلئے

مین وہ طریقہ لکھونگا جسکو آجتک بہت ہی کم اشخاص نے ظاہر کرنے کی
جرأت کی ہے ۔ میرے طریقہ سے شاغل کو بہت عرصہ دق ہونا نہین پڑتا
اور اکثر اوقات اول ہی روز کامیابی کی صورت نظر آجاتی ہے۔ تھوڑا
سا عملی اور یقینی ثبوت مل جانے سے شاغل کی ہمت بہت زیادہ ہوجاتی ہے
اور یہ اُسکی کامیابی کا سیدھا زینہ بن جاتی ہے ۔

## مجھے یہ علم کسطرح ملا

ہمیشہ بڑے بڑے عقلمندونکی زبانی مین سُنا کرتا تھا کہ ایک ایسا علم بھی ہے
جسکے ذریعہ سے انسان ایسے کام انجام دے سکتا ہے جو بادی النظر مین انسانی
طاقت کو بعید معلوم ہوتے ہین لیکن اُسکے ساتھ ہی لوگ یہ بھی کہدیتے تھے
کہ ہمنے اپنی آنکھ سے ایسے لوگ نہین دیکھے ہین جو ایسے علم سے ماہر ہون
اگر کسی نے ایسے اشخاص سے واسطہ پڑنے کا اقرار بھی کیا تو یہ بھی اُس ہی
سانس مین کہدینے پر مجبور ہوئے کہ وہ بالکل شعبدہ بازی تھی ورنہ اُسکی
اصلیت کچھ نتھی ۔

چونکہ میری طبیعت ہمیشہ سے عجائب پسند واقع ہوئی ہے اسلیے
مین نے بھی ہر چہ بادا باد کہکر اس علم کی جستجو شروع کردی ۔ اسمین شک نہین

کہ صدہا بار خود میرے دل مین بھی یہ گذرا کہ بالکل ڈھکوسلا اور مکارون کا
بنایا ہوا چکمہ ہی ہے - لیکن طبیعت نے یہ قبول نہ کیا کہ ایسی مشہور بات
بالکل ہی جھوٹ ہو - آخر اسکی تہ کو ضرور دریافت کرنا چاہیے اگر یہ درحقیقت
مکر کا جال ہی ثابت ہو تو آیندہ بھٹکنے سے خلق خدا کو ضرور بچانا چاہیے اور اگر اسکی
اصلیت ہے تو کیون خواہشمندان و مستحقون کو اس سے فیض نہ پہنچے - چنانچہ اس تلاش
مین مینے خوب خاک چھانی اور بڑے بڑے ظاہراً ولی مگر باطنی طور پر اشد
دنیا دارون سے سابقہ پڑا - اُسکے ساتھ ہی مین یہ کہنے سے باز نہین رہ سکتا کہ مجھے
صدہا نیک نیت اور سچے اُستادون سے بھی ضرور واسطہ پڑا اور اُنھون نے
ہر چند کوشش کی کہ مین اوّل اُس علم کے اصول کو سمجھ لون جسکی تلاش مین
دیوانہ بنا ہوا تھا - لیکن اس جوش مین مجھے ایک نہ سوجھی اور اپنی بدنصیبی سے
شہر بہ شہر حیران اور سرگردان پھرتا رہا آخر نوبت یہانتک پہنچنے کو تھی کہ مین مایوس
ہو کر بیٹھ جاؤن اور آیندہ اُسکی تحصیل لاحاصل پر لعنت کرون اور عوام کو اپنی تجربہ سے فائدہ اُٹھانے کے
لیے دعوت کرون - لیکن (جوئندہ یابندہ) مجھے ایسے لوگون سے بھی گفتگو
کا موقع ملا جنکی تقریر نے مجھے مجبوراً سننی ہی پڑی اور آخر مجھے ہمزاد کی
اصلیت معلوم ہو گئی - اُن بزرگوارون نے مجھے اچھی طرح سمجھا دیا کہ

اے مالک کل میرے والدین پر رحم فرما ... امین

ہمزاد کے عمل کے متعلق جو باتین مشہور ہین اُنکی اصلیت ضرور ہے لیکن
غلط فہمی اور مبالغہ نے بھی بہت کچھ دخل کرلیا ہے اگر یہ دونون جُز اُن
دور ہوجائین اور تم ٹھیک طور سے اُسکا فلسفہ سمجھ لو تو پھر کوئی وجہ نہین ہے
کہ اُسکو حاصل نہ کرلو۔ چنانچہ اُنھون نے بیان کیا کہ۔

## ہمزاد کی نسبت مبالغہ

یہ سراسر مبالغہ ہی کہ ہمزاد جب قابو مین آجاتا ہے تو عامل کو چین
نہین لینے دیتا اور ہر وقت کسی نکسی کام پر مجبور کرتا رہتا ہے ۔
اور وقت مرگ کچھ بدسلوکی کر جاتا ہے ۔ یا اُسکے قابو کرلینے مین کوئی
سفلی عمل استعمال کرنا پڑتا ہے ۔ ہرگز یہ کام ہمزاد کے نہین ہین بلکہ یہ حرکت

## ایک قسم کی ناری مخلوق

کی ہی جو انسانونکی بہ نسبت کسی قدر اعلیٰ طبقہ فلکی پر بود و باش رکھتے ہین
اور جنکو مختلف مذاہب مین مختلف نامون سے موسوم کیا ہی۔ انگریزی
زبان مین ایلیمینٹل (یعنی ارواح عنصری) ہندو کے یہان گندہرو پشاچ
مسلمانون کے یہان جن اور پری اور دیو وغیرہ کہتے ہین۔ ان کی اعلیٰ
اقسام مین اس ہی طرح نیک و بد بھلے اور بُرے موجود ہین جسطرح انسانون

یہن ہین ۔ ہر انسان مین ان کے وجود کو بذریعہ دیدۂ باطنی دیکھنے کی کم و بیش
قابلیت ہے ۔ صرف محنت اور صحیح طریقہ پر عمل درآمد کرنا فرض ہے
پھر کوئی وجہ نہین ہو کہ یہ مخلوق نظر نہ آئین ۔
ذکی نسبت صریح لفظون مین یہ کہنا کہ ان کی صورت کیا ہو عادات
کیا ہین بہت ہی مشکل مضمون ہے جو علوم راز کی عملی واقفیت بغیر سمجھنا بہت
ہی مشکل ہو لیکن صرف یہ جان لینا فی الحال کافی ہے کہ یہ مخلوق علی العموم
انسانی شکل رکھتی ہو باوجودیکہ ان کو تبدیل شکل کا کامل اختیار ہے ۔
شکل تبدیل کر لینے کے علاوہ ان مین یہ طاقت بھی ہو کہ چشم زدن مین
جہان چاہین چلے جائین ۔ ان کی عادت کی نسبت مشرح تو لکھا نہین جا سکتا
لیکن یہ بات دلچسپی سے خالی نہین ہو کہ ان کو علی العموم انسانون سے
ایک قسم کی نفرت ہے ۔ کیونکہ اُس مادّہ کو جسمین انکی بود و باش ہے
انسان کا محض خیال ہی گدلا اور متنزلزل کر دیتا ہے جسطرح پانی مین
ہاتھ ڈالنے سے پانی کے ہر ذرہ کو حرکت ہو جاتی ہے اسی طرح انکے
مادّہ حیاکو محض خیال سے تحریک نا ملایم ہو جاتی ہے ۔ لیکن جب کوئی
شخص انکے طبقہ یا عالم یا مقام بود و باش پر پہنچ ہی جاتا ہے تو اوّل

تو یہ مخلوق مختلف اقسام کی صورتین دکھا دکھا کر اپنی ناراضگی ظاہر کرتے ہین
اور جب کوئی زبردست ارادہ والا ان کی دھمکی مین آتا ہی نہین ہے تو مجبوراً
اُس سے بازپرس چھوڑ دیتے ہین یا اسی کو بدل کر یون کہو کہ مطیع و محکوم
ہو جاتے ہین - علاوہ اِسکے ان مین ایک خاص بات اور بھی ہے جو کہدینا
ضروری ہے یعنی ان مین دل لگی بھی عادت ہے چونکہ جب عامل
ان کے طبقہ پر پہنچ جاتا ہے تو اسکو یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ زمین پر ہی
ان آنکھون سے دیکھ رہا ہے تو وہ قہقہے سے دہکاتے اور ڈراتے ہین
ہم بیشتر کہہ چکے ہین کہ انکے تمام بود و باش پر ہمارے خیالات کا اثر پڑتا ہے
اسلیے اگر ہم ان سے خوف نہ کھائین تو ہمکو کوئی مضرت بھی نہین پہنچا سکتے
عمل پڑھتے وقت علی العموم عامل کو ایک حصار مین بیٹھا ہوتا ہے جو وہ
کوئی عمل پڑھکر اپنی اُنگلی سے اپنے گرد مضبوط قوت ارادی سے کھینچ لیتا ہے
؟ یہ کیا بات ہے - ؟ درحقیقت ایک مسمریزم کا عمل ہے - چونکہ ہر انسان کی
آنکھ اور انگلیون سے بہت زیادہ ایک قسم کا نور خارج ہوتا رہتا ہے
اس لیے جب خواہش قلبی سے وہ اپنے گرد ایک لکیر بنا لیتا ہے تو گویا
ناری مخلوق کے لیے جو صرف خیال سے متاثر ہوتے ہین ایک ناری

دیوار حفاظت کی بنا دیتا ہے جسکے اس جانب وہ آنہین سکتی ہین - اور اسی ہی لیے اکثر عاملون سے سُنا ہو گا کہ اُن کو وقت عمل کچھ خوفناک صورتین نظر آئین لیکن حصار کے باہر ہی باہر رہین اندر کوئی داخل نہ ہو سکی۔

## ایک نکتہ

اگر کوئی شخص روز رات کو سوتے وقت یہ خیال کر لیا کرے کہ اُسکے جسم کے چارون طرف ایک نورانی جسم نہایت پختہ بیضوی شکل کا موجود ہے جسمین کوئی مخالف مخلوق یا کسی بھی شخص کا بدخیال یا سحر اثر نہین کر سکتا اور خیال نہایت زور سے جما لیا جاے جیسا کہ کاملین کا معمول ہے تو ہرگز اُس پر کسیکا اثر غالب نہ آئیگا۔

## تعویذون کا اثر کیا ہے

تعویذون مین درحقیقت عامل یعنی تعویذ یا نقش لکھنے والے کی قوت ارادی سے ایک ایسا نوری کرہ بن جاتا ہے کیونکہ اُسکو کامل عقیدہ ہے کہ مین عامل عمل کا عامل ہون اور مین نے زکوۃ دے لی ہے علاوہ ازین تعویذ استعمال کرنیوالے کو بھی عقیدہ ہوتا ہے جو زیادہ تر عامل کے تقدس اور تقوے پر مبنی ہوتا ہے اسلیے وہ اپنی قوت ارادی اُس مرض یا بلا پر غالب آجاتا ہے

اور اثر بد سے محفوظ ہوجاتا ہے اور اُسکی طبیعت بھی زور پکڑجاتی ہو جو مرض یا
بداثر کو باہر پھینک دیتی ہو مذکورہ صدر قسم کی نسل خاص رسوم اور طریقون سے
انسانسے مانوس ہوجاتے ہین اور خاص ہی اشیا سے جذب کرکے زیادہ
ماڈی ہوجاتے ہین یہ قوم انسانون سے کچھ عرصہ تک تابعداری سے پیش
آتے ہین اور پھر انسانکی ہوس اور حرص سے ناراض ہوکر دق کرنے لگتے ہین
چونکہ اس مخلوق کو انسانونسے ایک قسم کی فطرتی ناموافقت اور غیر جنسیت ہے
اسلیے وہ درحقیقت سفلی عملون کے ذریعہ انسانون سے مانوس ہوجاتے ہین
یا یہ کہو کہ قدرے تعلق پیدا کرنے پر مجبور ہوتے ہین جب انکا تعلق ہوجاتا ہو
تو اسوقت تک اپنی جبلی شرارت سے باز رہتی ہین کہ جبتک وہ اُنکی خوشامد اور
خاطر و مدارات کرتا رہتا ہے اور جب اُنکو شغل بہم پہنچانے اور غذا دینے مین
کمی یا قصور کرتا ہے تو وہ اُسکو دق کرتے ہین۔ اور وقت مرگ قسم قسم کی بدسلوکیان
کرتے ہین۔ انکے جسم کو زیادہ مادی یا معمولی اصطلاح کے بموجب زبردست اور
قوی کرنے کیلیے بداعمالیون اور بدکاریون کی خاص ضرورت ہوتی ہے
یہ مخلوق خون سے ایک خاص قسم کی قوت یا حرارت غریزی جذب کرکے زیادہ
طاقتور ہوجاتے ہین اسلیے انکے عامل زیادہ تر خودغرض بدچلن اور بدکار

بہت سے دن اور جب انسے کسی کام لینے کی احتیاج ہوئی ہو تو اول کسی نذر یا بھینٹ
کا وعدہ کرنا لازمی ہوتا ہے جو کسی جانور کا خون ہوتا ہی پس ایسی ہی مخلوق کا
واسطہ یا تعلق ہی جو عوام مین ہمزاد کرنیسے موسوم کیا جاتا ہی چونکہ استادون نے
انسے واسطہ پیدا کرنیکے طریقے بالکل خفیہ رکھے ہین اس خیال سے نہین کہ عوام
کو ان سے نقصان پہونچیگا بلکہ خود غرضی کی سبب سے کہ دوسرا جان لیگا تو اُسکی ذات
کو نفع پہنچ جائیگا باوجودیکہ وہ بات جسے وہ نفع خیال کرتے ہین اور اپنی خود
غرضی پورا کرنیمین خوش ہوتے ہین ایک قسم کی سخت بدکاری اور گناہ ہے
پس یہ کام ہمزاد کا نہین ہی کا اسکو ہمیشہ تابع کرنیکے لیے بڑی قسم کا اعمال پڑھنے کی
ضرورت ہوا اور وہ کسیوقت بھی نہ عامل کو دق کرے یا کسیوقت بھی بدسلوکی
کرے کیونکہ ہمزاد اپنی ہی ذات سے بدسلوکی نہین کرسکتا

## عملیات کا اثر

استادون نے زمانہ قدیم مین ہی معلوم کرلیا تھا کہ ہر مفرد آواز کا جداگانہ رنگ ہوتا ہی
بلکہ زیادہ وضاحت کیلیے یہ کہ سکتے ہین کہ ہر مرکب آواز کی جداگانہ تصویر ہے۔
سطور مندرجہ بالا کے تحریر کرتے وقت ہمکو ایک مضمون شمالی امریکہ
کے ایک رسالہ مین ہاتھ لگا چنانچہ اُسکا انتخاب بغرض ملاحظہ ناظرین ہم

اس جا ترجمہ کرتے ہین۔ مضمون ہذا کے راقم ڈبلیو ہوایٹ ورتھ ہین اور وہ مضمون حسب ذیل ہی۔

ابتداے زمانہ طفولیت سے عوام الناس کا خیال میری نسبت یہ ہے کہ مین ایک نازک خیال و نازک مزاج آدمی ہون اور میری قابلیت دریافت نتایج حسن باطنی و ظاہری عمدہ ہے مین ایک مرتبہ جسکی یاد میرے دلمین ابھی تک مستقر ہے کسی محفل رنگ و طرب مین اپنی چودھوین سن و سالمین شریک ہوا اور ایک عالم فن موسیقی اہل جرمن کے ایک ساز بجانے سے جو اشکال عجیبہ و مخلوقات غریبہ اسکی ہر ایک آواز سے نکلتی تھین انکو دیکھ کر کمال متحیر ہوا۔ یہ شکلین جو مجکو دکھائی دیتی تھین اُن اقسام مخلوقات کی تھین جو ہوا یعنی گندہرب وا پسرا کے نامونسے مشہور ہین اور انمین حوران پری پیکر و غلمان رشک قمر جو نہایت چھوٹے قد کی تھین شامل تھین اور انکی شکل و شباہت بالکل مثل اُن لوگون کے تھی جو اُس کمرہ مین بقد آدم موجود تھے۔ یہ عجیب و غریب ہر قسم کے رنگ کی پوشاک پہنے ہوئے تھین الا منجملہ کل اقسام رنگ کے سُرخ و سبز رنگ زیادہ تھا انکی پوشاک مین زیورات زر و جواہر شامل تھے اور اسپر طلائی و نقرئی گوٹہ ٹپہ کی چمک دوبالا تھی۔ خوبصورت اور خوشنما پھول جو انکی پوشاک پر بنے ہوئے تھے وہ نہایت پسند اور مرغوب خاطر

معلوم ہوتے تھے علاوہ برین یہ امر ظاہر تھا ان اقسام مخلوقاتین مرد ون
ہر دو شامل ہین اور نیز اُنکی پوشاک لباس اس امر کی بخوبی شاہد حال تھی -
ہر نغمہ اور الحان شیرین سے جو اس ساز کے ہر ایک تال سُر سے پیدا ہوتا تھا
ایک جُدا گانہ مخلوق عالم جن تنہا یا بہمراہی دو یا تین مخلوق عالم مذکورہ بالا
نظر آتا تھا اور وہ اُس مقام سے جہان سے کہ اُنکی اوّلاً پیدایش ہوئی نکل
کر اسوقت تک جبتک کہ وہ راگ قائم رہتا اُسکے ساتھ ہم آہنگی کرتا ہوا ایک
جگہ سے دوسری جگہ کو بطور رقص نقل حرکت کیا کرتا تھا - اس واقعہ عجیب در
مشاہدات غریب سے میرے دلمین یہ خیال پیدا ہوا کہ آیا یہ راگ کی روح یا خاص
راگ بہیئت مجسم تو نہین ہو جو اسطرح مجکو دکھائی دیتا ہو کیونکہ اُنکی ہم آہنگی اور
سُرعت رفتار یہ محل ہائے خاص رقص ہاتھی وغیرہ و آواز گلوی خوش نوا و نغمہ
فرحت فزا ایسی تھی کہ اُس سے اس امر کی اور بھی تصدیق ہوئی کہ یہ اُس
راگ سے متعلق خاص راگنیان ہین اور اُس مقام سے جہان کہ وہ راگ پیدا ہوا
نکلتی ہین اور بہ عجلت تمام وہ کسِ خوبی کے ساتھ محبوبانہ رقص کرتی ہین اور کیونکر
حالت مستی راگ مین اپنی ٹوپی و بال و پر ہلاتی و اُچھالتی ہین ایک مقام سے
دوسرے مقام تک اُسی حالت رقص مین بہ سُرعت تمام جانا اور پھر اُس کی تال

اذرمسرکی آہنگی مین فرق نہ آنا اور راگ بدلتی ہی یکایک مثل برق رقص ماتمی مین
شریک ہونا اور پھر اُن اشکال ہوائی کا غائب ہوجانا اور اُنکی جگہ غلمان سیاہ فام
وسیاہ پوش کا مثل فقیرو تارک الدنیا اشخاص کے لباس پہنے ہوئے نظر آنا اور گونگی
بہرے اشخاص کیطرح رنج والم ماتمی مین شریک ہونا ایک سانحہ عجیب اور واقعہ
غریب تھا مگر اسکے سوا اور بھی بہت سی باتین تھین جو اس سے بھی عجیب و غریب
ترتھین چنانچہ منجملہ ان باتونکے ایک بات یہ تھی کہ اُنمین سے ہرایک کے چھوٹے
سی منھ سے راگ کے آثار نمایان ہوتے تھے کہ مین فوراً جان سکتا تھا کہ وہ
اب کس خواب وخیال کو ظاہر کیا چاہتے ہین اُسیوقت جبکہ اندوہ وغم
کاشور وفغان بڑھا ہوا تھا ایکطرف سے نادران مہربان باسینہ چاک و دل افگار
کے بال کھولے ہوئی آنکھین پھاڑے ہوئی اپنی نازپروردہ اشخاص کے ماتم
مین زار زار با دل پُرفراق روتی ہوئی نظر آئین اُنکے بعد بہادران جنگ اور
نبرد آزمایان کلغی برسر زرہ کے پہنے باجوش وخروش سپاہیانہ مع ڈھال وتلوار
و برچھی کے نظر آئے اُنکے ہاتھ خون آلودہ تھے اور اُنمین بعض پیدل اور بعض
سوار تھے جس سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ ابھی کسی مہم مین دریائے خون بہاتے چلے
آتے ہین اور یہ صورتین اُسوقت نظر آئین کہ جب فن جنگ کے متعلق اگر

شروع کیا گیا چنانچہ اسیطرح ہر راگ کے ساتھ اُس سے متعلق نئی ارواحون کی
صورتین نظر آئین اور جیسے ہی وہ راگ ختم ہوا اور دوسرا شروع ہوا وہ صورتین
خودبخود دفعتاً غائب ہوگئین جب کبھی کسی راگ کی ہم آہنگی مین فرق آتا تو اوس
راگ سے متعلق ارواح کا چہرہ سُست پڑجاتا اور ایسا معلوم ہوتا کہ وہ ناگہانی طور
پر اس موقع پر چلی آئی ہو اُسکے اعضاے جسمانی ولباس باہری مین شکن پڑجاتی
اور وہ مثل ایک بوڑھا پستہ قد شکستہ کمر آدمی کی جسکی آواز بہدی اور اکھڑی ہوئی ہے
دکھلائی دیتا اُسکی ہر ایک نازو انداز دیکھنے مین ایک قسم کی بے لطفی سی پیدا
ہوجاتی تھی جب مین پچیس برس کی عمر کو پہنچا اُسوقت میری حیرت اور بھی زیادہ
ہوئی کیونکہ مجکو بیک اسوقت مین ہر ایک آدمی کے مُنھ سے جو گفتگو کر رہا ہے
ایسے اشکال عجیبہ ومخلوقات غریبہ نکلتی ہوئی دکھلائی دین - ہر ایک لفظ کے
ساتھ جو مُنھ سے نکلتا ہے ایک ایسی عجیب مخلوق کی شکل پوشاک پہنے ہوے نکلتی ہوئی
دکھلائی دیتی ہو اور اُسکی شکل وشباہت بالکل اُس خیال کے مطابق جس سے کہ وہ
پیدا ہوئی ہو چنانچہ یہ بات اُسوقت دریافت ہوئی جبکہ دو بہنین جو مدت سے
علٰحدہ تھین پھر ملین اور ایک دوسرے سے اپنا شوق وانتظار و اشتیاق محبت
باہمی ظاہر کرنے لگین وہ چھوٹی چھوٹی صورتین جو اونکے لبون سے صفت پر

نکلی تھین نہایت خوبصورت معلوم ہوتی تھین اور اُنکی شکل و شباہت نہایت
موزون تھی اور وہ بھی اُنہین کلمات محبت آمیز کا جو اُنکو بظاہر وجود مین لائے
اعادہ کرتی ہوئین معلوم ہوتی تھین - ایک اور موقع پر جسکو کہ شاید مین تمام
عمر نہ بھولون مجھکو ایک سانحہ دردانگیز دیکھنے کا اتفاق ہوا اور وہ یہ تھا کہ ایک طرف
ایک شخص اظہار وفاداری مین سرگرم اور دوسرا دوسری طرف ظالمانہ اور دورخی بیوفائی
مین مشغول تھا اس موقعہ پر ایک خوبصورت نوجوان لڑکی اور اُسکا عاشق
جو کہین دور و دراز کے سفر کو جانیوالا تھا باہم ملاقات آخری اور رخصت الوداعی
کہنے کو آئی ہوئی تھی اُس لڑکی کے منھ سے اُسوقت جبکہ وہ گفتگو کرتی تھی
اُسیطرح خوبصورت شکل روز روشن پر بولکی صورتین نکلتی ہوئی معلوم ہوتی تھین
جیسا کہ اُسوقت جبکہ وہ دو بہنین آپسمین گفتگو کر رہی تھین - ہر ایک لفظ جو اُسکے
منھ سے اُس لڑکی کو رخ کی سامنے ہو کر نکلتا ہو اُسیطرح صاف معلوم ہوتا جیسا کہ
اُس لڑکی کے الفاظ کی شکل تھی جو اُس سے گویا تھی وہ اُس سے آثار تبسم ایسے نمایان
ہوتے تھے کہ جس سے یہ بات صریح پائی جاتی تھی کہ اُن کی محبت دائمی ہوا اور اُسمین
کسیطرح کا فرق نہین آنیکا الا اس اثناء دورخی گفتگو کا ایک جزو سیاہ شکل دومی شیطان
بدنما تھا اور اُس سے شعلہ ہائے آتشین سرخ و نیلی زبان کے جو کسی ظالم کے منھ

نکلتی ہین نکلتے ہوئے دکھلائی دیتی تھی اور وہ ایک شریر و چالاک رقاص
کے ہر گوشۂ چشم کے اشارہ کی موافق و مشابہ تھی ان چھوٹی صور تو نکا پچھلا حصہ
سیاہ تھا اور وہ دیکھنے مین نہایت خطرناک معلوم ہوتا تھا اور ہمیشہ متبدل و متغیر اور
مایوس نظر آتا تھا اور اُس سے اخفا کے آثار نمایان اور اُسکی وجہ یہ تھی کہ وہ شخص
جو اُس لڑکی کا عاشق تھا یہ چاہتا تھا کہ وہ اپنی خامی عشق ولاپروائی کو اُس لڑکی
سے جو اُسکا بت کچھ اعتقاد کرتی تھی اخفا کرے اس لیے اُس کے کلمات کی
صورت بظاہر ایک جانب عمدہ نظر آتی تھی اور دوسری جانب جہان وہ اپنے
ارادہ فکر آمیز کو مخفی رکھتا تھا اُسکی صورت بُری نظر آتی تھی اور یہ بات ظاہر تھی
کہ جبکہ عمدہ خیالات سے چارونطرف ایک روشنی کا صاف ہالہ نظر آتا تھا خیالات
بد کی چارونطرف ایک ہالہ بشکل تیرہ و تار نظر آتا تھا اور اُنمین کبھی کبھی روشنی کی
آثار نظر آتے تھے سب عمدہ و خوبصورت وہ چھوٹے قد کی ارواحین تھین جو ایک ماں
کے منھ سے جو اپنی لڑکی سے گفتگو مین مصروف تھی نکلتی تھین یہ چاندی کے
سفید بادل کیطرح نکلتی تھین اور عرقیات گل اور خوشبویات معطر سے بھری
ہوئی مثل باران رحمت الٰہی کے اُس لڑکی کے سر کی کاکلون سے لیکر
قدم تک گرتی ہوئی دکھلائی دیتی تہین لیکن اُسوقت جبکہ مین نے ایک ناشکری

مرحو

لڑکی کے منہ سے خوفناک مخلوقات عالم جنکی صورتین نکلتی ہوئی دیکھین تو مجھکو
ایک بادل عظیم اور خوفناک نظر آیا اسوقت اُس لڑکی کی مادر مہربان باچشم
اشک آلود تھی اور بہ ملائمت اُس سے رفع غیظ وغضب کی التجا کر رہی تھی اور
اُس وحشی ناشکری لڑکی کے منہ سے جو کلمات بطور جواب نکلتے تھے اُنسے بھدی
وتیز آتشین صورتین مثل شیطان کی نکلتی تھین اور اُنکا سانس پھولا ہوا تھا اور آنکھین
نیچے کیطرف گری ہوئی تھین وہ مثل تیز نکیلے چاقو یا ہتھیار کی اُس مادر مہربان کے
سینہ کو چاک کیے ڈالتی تھی اور جو الفاظ اُس چھوکری کے منہ سے نکلتے تھے وہ مثل
ایک قاتل آلہ کے تھے جو اُس کے دل مین گھسکر اُس کو پاش پاش کرڈالتا تھا اور
اُن سے وہ خوف زدہ صورتین جو بجواب اُسکے اُسکی مادر مہربان کے منہ سے
نکلتی تھین دیوار سے لگ کر پاش پاش ہوجاتی تھین دوزخی صورتین اُن
مخلوقات کی جو عالم جن سے تعلق رکھتی ہین مین نے اکثر اشخاص کے منہ سے
نکلتی ہوئی دیکھی تھین وبالخصوص یہ صورتین زمانہ ساز ومکار ودروغ گو خود غرض دل
عزیزوں نیز وہ اشخاص ہین جو امرا اور اُن کے عزیز واقارب کے بستر عیادت پر بیٹھکر
جھوٹے درد والم کے آنسو بہاتی اور اظہار درد وغم کرنے وجھوٹے کلمات محبت
آمیز دوستانہ ظاہر کرنی مین اکثر نکلتی ہوئی دکھلائی دیتی ہین۔

اس تقریر سے بخوبی ظاہر ہو کہ اگر اُس نقطۂ سر اچھی خیالات اور جذبات کا
کا اظہار ہوگا تو وہ تصاویر جو اُس سے پیدا ہونگی وہ خوش اور خوبصورت اور مکمل
ہونگی اور اگر عمدہ خیالات ظاہر نہ کیے جائینگے تو تصاویر بھی جو اُن سے پیدا ہونگی
بدشکل اداس اور ناکمل ہونگی۔

## علم طب کی اصلیت

فطرت ہر رنگ اور ہر عنصر سے متعلق ہو۔ اور دنیا میں ہر ایک شئے سے جُدا قسم
کا رنگ اور نور ہر وقت خارج ہوتا رہتا ہو اسکو مسمریزم والے ایام حیوانی مقناطیس
کہتے ہیں ان رنگوں کی جُدا گانہ طبی تاثیر بھی ہو۔ جب ان رنگوں میں کسی سبب سے خلل
واقع ہو جاتا ہے تو بیماریوں یا ماہران علم راز کی اصطلاح میں اسکو ستون کا خلل
اور اطبا کی اصطلاح میں خلطوں کا نقصان کہتے ہیں۔
چونکہ قدما کو ہر درخت و ہر شئے کی نوری رنگت یا اورا دیدۂ باطنی سے دیکھ
لینے کی تمیز تھی اسلیے جب وہ کسی مریض کی معالجہ ہوتے تھے تو اُس کے اورے
کو دیکھکر معلوم کر لیتے تھے کہ کس رنگت میں جو ترکیب انسانی کیلیے مناسب ہو
خلل واقع ہوا ہو یعنی کس ستون میں کمی یا بیشی ہوئی ہو تو وہ فوراً اُسی قسم کی بوٹی
دیکھکر کھلا یا پلا دیتے تھے یعنی جو کوئی خاص رنگت ترکیب جسمی میں کم ہو گئی ہو

اسکو ہی پورا کر دینے والی زنگ کی بوٹی دیکھکر کھلا پلا دیتے تھے اگر کوئی
زنگ زیاتی پر ہوتا تھا تو اُسکو کم کرنے والی دوا کھلا دیتے تھے جس سے مریض کے
ادویے مین مساوات بہم پہنچ جاتی تھی۔ وہی ادویات بعد کو کسی خاص مرض
کیلیے مفید کہلانے لگین چنانچہ ادویات مین تو وہی اثر موجود ہے لیکن اُنکے
استعمال کرانیوالے یعنی طبیب لوگ مریض مین نہین دیکھ سکتے کہ درحقیقت
کون زنگ کم زیادہ ہوگیا ہے اس لیے اب محض ظاہری شناخت اور خیال پر زور بند
ہونا پڑتا ہے اور اس ہی لیے علم طب ایک ظنّی علم رہ گیا ہے جو نہایت خطرناک ہے
اب حکیم لوگ صرف مریض سے ہی دریافت کر لیتے ہین کہ تمہارا کیا حال
ہے اور اُس کے ہی کہنے کے بموجب ایک نسخہ متعدد ادویات کا اس احتمال سے
کہ کوئی نہ کوئی تو اُس زیادتی یا کمی کو ضرور درست کر دیگی لکھ دیا کرتے ہین
اگر اتفاق سے یا مریض کی خوش قسمتی سے نسخہ مین ایسی ادویات
یا اجزا زیادہ شامل ہو جاتے ہین جو مرض یا اور سے زنگت کے خلل کو
درست کرنے والے تھے تو مریض کو نفع ہوتا ہے اور حکیم جی دوسرے روز غیر مفید
اجزا کو اُس ظن اور احتمال پر نکال دیتے ہین اور دوسرا اُسکی جگہ شامل کر دیتے
ہین اور رفتہ رفتہ مریض کو صحت ہو جاتی ہے اور اگر خلاف ادویہ زیادہ

مرچو
اے مالک کل میرے والدین پر رحم فرما ---- امین

نسائل ہو جاتی ہیں تو مرض بگڑتا جاتا ہے اور آخر کار مریض مرجاتا ہے۔

جو طبیب زیادہ انسانوں پر اپنے خیال کو آزما چکتا ہے وہ حاذق حکیم کہلاتا ہے اور پھر اُس سے زیادہ آدمیوں کو شفا ہوتی ہے۔

لیکن پیشتر ایسا وہم اور گمان کا معاملہ نہیں تھا بلکہ ٹھیک مرض کیلئے ٹھیک ہی دوا دیجاتی تھی جس سے فوری صحت ہوتی تھی چنانچہ جسطرح اطبا کا نسخہ امراض کیلئے نافع ہوسکتا ہے اسی طرح عمل درمنتر وغیرہ سے بھی بشرطیکہ عامل دیدہ باطنی رکھتا ہو اور مفرد اور مرکب آوازوں کی رنگت پہچان سکتا ہو نفع کر سکتی ہیں۔ کیونکہ ہم پیشتر کہہ چکے ہیں کہ آواز کی بھی جُدا جُدا رنگت ہوتی ہے۔ چونکہ آواز بھی ایک قسم کا مادہ ہے جسطرح خیال ہے تو اُس میں بھی جڑی بوٹیوں کی طرح اثر ہے۔ پس اگر واقف شخص بجائے کوئی دوا دینے کے کوئی آواز کا استعمال بتادے جسے دوسرے لفظوں میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ کوئی عمل پڑھنے کو بتادے تو فوراً دوا سے بھی زیادہ سریع الاثر مفید ہوگا۔ اور مریض فوراً اچھا ہوجائے گا۔

الٰہی مالک کل میرے والدین پر رحم فرما ... آمین

## کیوں عملیات میں اثر نہیں

چونکہ عملیات اُستادوں کے ایجاد کردہ لفظی نسخے ہیں اس لیے عامل کو ہر مرض کیلئے کام میں لانے سے پیشتر اُن کی موافقت مزاجی بھی جان لینا

ضروری ہے۔ چنانچہ اس کیلیے عاملون نے اعمال مطابق کرنا بذریعہ حروف تہجی ایجاد کیا ہو جسکا مشرح بیان ہماری کتاب تسخیر زہرہ مین کیا گیا ہے۔ حروف بھی خاکی۔ بادی۔ آتشی۔ اور آبی ہوتے ہین۔ اسکے یہ معنی ہین کہ اُن حروف کے زبان سے ادا کرنے مین جو آواز پیدا ہوتی ہے وہ سیاری یا سماوی طبقہ پر خاکی۔ بادی۔ آبی۔ یا آتشی اثر کرتے ہین۔ اور اپنے ہی ہمجنس ناری مخلوق کو اُسکا اثر محسوس ہوتا ہو۔ یا یہ کہو کہ جس قسم کی آواز ہوتی ہو اُس ہی قسم کی ناری مخلوق آواز پیدا کنندہ کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔

## بخور

پس جو لوگ عملیات کی صحیح آواز جو عاملون نے کسی خاص مؤکل کے متوجہ یا تابع کرنیکے لیے مختص کر دی ہو ادا کر سکتے ہین وہ ضرور اپنے عمل مین کامیاب ہوتے ہین دوسری بات جو عملیات مین معین اور ضروری ہے وہ بخور ہو۔ یہ بھی کاملین نے اثرے یا نور کی رنگت کے لحاظ سے مقرر کی ہین۔ جب کسی آواز سے کوئی مؤکل متوجہ یا متاثر کر لیا جاتا ہو تو اسکو وہ بخور یا غذا دینی ہوتی ہو جو اُس عمل کے تابع مؤکل کو خوش کردے اور عامل کے روبرو موجود رکھ سکے۔ چنانچہ عوام بخور سے بھی بخوبی واقف نہین ہوتے ہین۔ اور یہی سبب ہے کہ عملیات مین ۹۹ فیصدی ناکامیابی ہوتی ہو۔ عمل کا بخشدینا بھی اُسکی کنجی بتا دینا ہو۔ میرا ارادہ نہین ہے کہ سحر اسو

ہو یا ہمیں کسی کو سکھاؤں اسلیے اس مضمون کو یہین چھوڑتا ہون اور یہ بتاتا ہون کہ اصلی ہمزاد کیا ہے۔

## ہمزاد کی اقسام

## جسم لطیف

انسان جو عوام کو نظر آتا ہی درحقیقت اصلی انسان نہین ہی۔ بلکہ یہ اصلی انسان کا قیدخانہ ہی جسکے اندر اصلی انسان قید ہے۔ انسان کو ایسی ترکیبین معلوم ہین کہ وہ اپنے اس خاکی جیلخانہ کو چھوڑ کر باہر نکل جاے اور جب یہ طاقت حاصل ہوجاتی ہے تو اسکو اختیار ہوجاتا ہے کہ چشم زدن مین جہان چاہے چلا جاوے۔ چنانچہ اس ہی قوت سے فقراے کاملین چشم زدن مین ہزارون کوس کے فاصلہ پر چلے جاتے تھے اور چلے جاتے ہین۔ جسے اُن کی اصطلاح مین طے ارض کہتے ہین۔ ایسا کرنا بہت ہی مشکل ہی لیکن انسان کیلیے ناممکن نہین اس اصلی انسان یا اندرونی جسم کو صوفیاے کرام نے جسم لطیف اور ہنود جوگیون نے لنگ شریر و شوکشم شریر کہا ہے۔

اکثر اشخاص نے سُنا ہوگا کہ فلان فقیر ایک مقفل مکان سے باہر نکل گیا

... مالک کل میرے والدین پر رحم فرما ...... آمین

اور جب قفل کھول کر دیکھا تو فقیر کو بدستور اندر سوتا پایا - حقیقت مین فقیر مذکور
اپنے خاکی جسم سے باہر نہین نکل گیا تھا بلکہ اُسکا جسم لطیف باہر نکل گیا تھا - مادی
جسم کو خاص صورتون کے سوائے جو نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی بات ہے
کوئی بھی مکان مقفل سے باہر بلا معمولی وسائل کے نہین لے جاسکتا -

## (۴) (جسم خیالی)

اوّل الذکر قسم سے کسی قدر ادنےٰ قسم کے فقرا اپنے ایک اور جسم سے
بھی دور دراز مقامات پر نمودار ہوسکتے ہین اور وہ اُن کا جسم خیالی یا تصوری
ہوتا ہے - اس جسم سے درحقیقت فقیر باہر نہین چلا جاتا ہے بلکہ دوسرے
شخص کو دکھائی دے جاتا ہے - ہنود کے یہان اسکو مایاوی روپ
کہتے ہین - اصل بات یہ ہوتی ہے کہ عامل دوسرے شخص کے خیال
مین اپنی قوت ارادی کے زور سے نمودار ہوجاتا ہے چنانچہ اسطرح ممکن ہے
کہ ایک شخص اپنے بے شمار جسم بنالے اور ایک ہی وقت مین متعدد مقامات
پر لوگون کو نظر آوے اور جہان اسکا اصلی خاکی جسم موجود ہے وہان بھی برابر
دوسرے لوگون سے باتین کرتا رہے لیکن جسم لطیف نکل جانے کی حالت مین
خاکی جسم کو ہوش نہین ہوتا -

اس علم کا ادنےٰ درجہ نظر بندی ہے۔ یعنی عامل ایک چیز کو دوسری کوئی غیر شے دکھا سکتا ہو گویا وہ ایک کثیر تعداد آدمیوں پر اپنا مسمریزمی یا ہپناٹیزمی اثر کر سکتا ہے۔

مذکورہ صدر دونوں اقسام کے جسم بنانے و نکالنے کا طریقہ یا ابتدا ایک ہی ہو جسکا بیان تشریح کیساتھ کتاب تسخیر زہرہ مین کیا گیا ہے۔

## قوت ارادی

جس شخص کی قوت ارادی یا خواہش مستمرہ قوی نہو یا جو اپنے خیالات اور افعال پر غالب نہ آ سکتا ہو اُسکو ان ہر دو امور کے حصول مین زیادہ مستقل مزاج اور پختہ طبیعت کے لوگون کی بہ نسبت زیادہ عرصہ لگیگا لیکن یقینی ہو کہ انسان جس کام کو کرے اور کر نہ ڈالے اس لیے اوّل اگر کامیابی یقینی کرنی ہے تو قوت ارادی کو زبردست کر لیا جائے لیکن تا وقتیکہ کسی شخص کا قلب یکسو نہو گا قوت ارادی زبردست نہین ہو سکتی۔ اس لیے اوّل قلب کو یکسو کیا جائے پھر قوت ارادی مضبوط کی جائے اور پھر عمل کیا جائے تو فیصدی ۷۵ اشخاص کو کامیابی یقینی ہے۔

## قلب کو یکسو کرنیکا آسان طریقہ

بعض آدمیون کو علی العموم یہ عادت ہوتی ہو کہ جب وہ ایک کام کرتے ہین

تو دھیان یا خیال دوسرے کام میں ہوتا ہے۔ یہ عادت اس کام کیلئے نہایت
مضر ہے بلکہ جب ایک کام شروع کیا جائے تو خواہ وہ کام نیک ہو یا بد
ہمہ تن مصروف ہو کر کیا جائے۔ اگر اس مکان میں جس میں شاغل کوئی دنیاداری
کام بھی کام کر رہا ہو تو ایسا اپنے کام میں مستغرق ہو جائے کہ وہاں دوسرے
اشخاص کی موجودگی کا بھی قطعی خیال نہ رہے۔ گو یہ بات ابتدا میں حاصل
ہونی بہت مشکل ہے لیکن عادت ڈال لینے سے بہت جلد عادت ہو جاتی
ہے اسطرح قلب کو جو کھلاڑی لڑکے کی طرح ہر وقت تازہ مشغلہ کی تلاش میں رہتا ہے
ایک خاص کام میں مصروف رہنے کی عادت ہو جاتی ہے اور رفتہ رفتہ ٹھہر
جاتا ہے۔ صوفیائے کرام نے یکسوئی قلب کے لیے عشق مجازی تجویز کیا تھا
اور ہندوؤں نے بت پرستی تجویز کی تھی جو ایک ہی بات ہے۔ اصلی غرض یہ تھی
کہ مرید قلب کو کسی خاص شے پر لگائے رکھنے کا عادی ہو جائے تو اُسکو
کسی روحانی شغل میں لگا دینا بہت آسان ہوگا۔ صوفیوں کا عشق مجازی
یکسوئی قلب کیلئے بہت ہی سریع الاثر اور آسان نسخہ ہے لیکن ساتھ ہی اُسکے
خطرناک بھی ہے کیونکہ ۹۹ فیصدی مجازی عشق کی ندی میں ڈوب رہتے ہیں
بت پرستی کسیقدر دیر کا کام ہے لیکن خطرناک کم ہے۔ لیکن جو لوگ بت کو خدا

سمجھین یہ اونکی ظاہری معنے مین سخت غلطی ہے۔ اگر ہمہ اوست کے عقیدہ کے بموجب اُن کا ایسا خیال ہو تو کوئی بات نہین لیکن فی صدی ایک بھی بُت پرستی یا عشق مجازی کی اصلی غرض سے واقف نہین ہے۔

## یکسوئی قلب کا جدید طریقہ

جو طریقہ اوپر بیان ہوا ہے قدیم زمانہ سے چلا آتا ہے اور نہایت ہی مفید اور یقینی اور پائیدار ہے لیکن عوام کی طبیعت بے حد کمزور ہو گئی ہے ان کو اسقدر استقلال نہین ہے کہ مہینون یا برسون ایک کام پر جمے رہین اور تکمیل کو پہنچا کر چھوڑین بلکہ آجکل عوام کے مزاج مین اس درجہ تساہل کاری آگئی ہے کہ ایک سال کا کام چند لمحہ مین پورا کرنا چاہتے ہین اور ذرا سی رُکاوٹ بھی اُنکو نہایت مفید مقصد سے باز رکھ سکتی ہے۔ اسلیے استادون نے اُن کے مزاج کی موافق ہی طریقے ایجاد کر لیے ہین

## زمانہ وسطی کا طریقہ

انسان سب کام اپنی قوت ارادی سے انجام دے سکتا ہے لیکن اسکے لیے تہیار یعنی عملیات بنانے کے بعد کچھ ایسی باتون کی بھی ضرورت پڑتی ہے جو قوت ارادی کو ایک جگہ قایم رکھ سکین۔ چنانچہ ان کامون

کے لیے یہ طریقہ ایجاد کیا گیا ہے کہ مبتدی اوّل کسی شی پر نظر جما کر دیکھا کرے لیکن کسی شے کیطرف نظر جما کر کچھ عرصہ تک دیکھنے سے آنکھ سے ایک خاص قسم کا زیر دست مقناطیسی اثر خارج ہونے لگتا ہے اور اُسکی مقدار شے مذکور کے مزاج کے موافق ہوتی ہے۔ مثلاً چمکدار شے پر نظر جمانے سے اسقدر اثر پیدا ہو گا کہ ذکی الحس شخص خود بخود ہی متاثر ہو جائے گا اور بعض وقت اُسکی بیرونی خواہش معطل ہو جائیگی اور ممکن ہے کہ کوئی شخص اُس علم سے واقف موجود نہو تو دوسرے ناواقف لوگ اُسکو مردہ یا کسی مہلک مرض مین گرفتار خیال کر کے گھبرا جائینگے اس لیے تجربہ کار لوگون نے یہ مناسب خیال کیا ہے کہ کسی گول شے مثلاً کسی اناج کے دانہ وغیرہ پر ہی نظر جما کر دیکھا کرے لیکن اہل یورپ نے اُس بھی مفید اور غیر مضرت رسان طریقہ نکالا ہے۔

## زمانہ حال کا طریقہ

ایک فٹ مربع سفید کاغذ دبیز لو اُس پر ایک سیاہ گول داغ روپیہ کی برابر بناؤ۔ احتیاط رہے کہ بیچ مین ذرا بھی سفیدی باقی نہ رہے اس کاغذ کو کسی تنہا مکان مین جہان شور و غل نہو اپنی نشست سے (خواہ زمین پر ہو یا کرسی وغیرہ پر) اسقدر اونچا لٹکاؤ کہ وہ سیاہ داغ ٹھیک دونون

آنکھون سے قریباً انچھ بھراونچا رہے یعنی اگر آنکھ کے مرکز سے اُس داغ کے مرکز تک ایک افقی خط مستقیم کھینچا جائے تو داغ انچھ بھر اونچا نکلے - اس سے غرض یہ ہے کہ داغ کیجانب ذرا نظر اُوٹھا کر دیکھنا پڑے - پھر اس داغ کیطرف نظر جماکر دیکھنا شروع کرو سانس لیتے وقت سانس ناک سے خارج ہو موہنھ بند رہے) او بلا پلک مارے جسقدر عرصہ تک دیکھ سکتے ہو دیکھتے رہو - ابتدا ے مشق مین آنکھون سے آنسو جاری ہوجائینگے اور ذرا ایک تکلیف بھی معلوم ہوگی لیکن ان باتون سے کسی قسم کا اندیشہ نہ کرنا چاہیے -

## اس مشق کا ایک عجیب نفع

اے مالک کل ... آمین

ناواقفون نے یہ مشہور کر رکھا ہو کہ اس مشق سے ضعف بصر ہوجاتا ہے لیکن جولوگ علم طب سے واقف ہین وہ معلوم کرسکتے ہین کہ ایسا کرنے سے اُسکی نرو (یعنی رگ بصارت) مضبوط ہوجاتی ہے اور نظر ہمیشہ قایم رہتی ہی بوڑھاپے تک کمزور نہین ہوسکتی - اس مشق سے آنکھون کی علاوہ دیگر امراض خفیف بھی خود بخود دور ہوجاتے ہین - اطبّا کے نزدیک دو شدید بلکہ لا علاج امراض کا بھی ازالہ ہوسکتا ہے - بعض اشخاص کو یہ شکایت ہوتی ہی کہ باوجودیکہ اُنکی آنکھین ظاہراً سب طرح درست ہوتی ہین مگر اونکو دور کی چیز نظر نہین آتی ہے -

... 042-363...

اور بعض کو قریب کی شے معلوم نہین ہوتی یا کم نظر آتی ہے اسکے لیے ڈاکٹرون کے پاس صرف عینک لگانا ہی علاج ہے۔ لیکن یہ ایک عارضی علاج ہے جو ہر وقت اور ہر حالت مین ممکن نہین ہے تو تکلیف دہ ضرور ہے لیکن ہم وہ ترکیب بتاتے ہین جو ہمیشہ کے لیے آنکھون کو ان امراض سے محفوظ کر دیگی۔ اوّل یہ سمجھ لینا چاہیے کہ قریب بین لوگون کی آنکھ کی پتلی دور کی شے دیکھتے وقت سکڑ جاتی ہو اور دور بین لوگون کی قریب کی شے دیکھتے وقت پھیل جاتی ہو اسلیے ٹھیک نظر نہین آتی ہو۔ قریب بین کے لیے ڈاکٹر لوگ وہ عینک تجویز کیا کرتے ہین جو انکی پتلی کو پھیلائے رکھے اور اوسکو انکی اصطلاح مین کانکیو (یعنی دبی ہوئی سطح والی) کہتے ہین اور دور بین اشخاص کے لیے ایسی عینک کے لگانیکی ہدایت کرتے ہین جس سے پتلی سکڑی رہے ڈاکٹر لوگ اوسکو کانوکس (یعنی ابھری ہوے سطح والی) کہتے ہین ہم ان دونون امراض کے لیے وہ علاج بتاتے ہین جو ہمیشہ قائم رہے گا پھر کسی عینک کی ضرورت نہ رہے گی۔

## علاج دور بین شخص کا

جس شخص کو دور کی شے صاف نظر آتی ہو لیکن قریب کی اچھی طرح نظر نہ آتی

ہو وہ کاغذ کے اُوپر ایک پیسے کی ڈال کی برابر نکتہ لگا کر طریقہ مذکورۃ الصدر کی
بموجب دیوار پر لٹکا کر قریبا چھ فیٹ کے فاصلے سے ٹکٹکی لگا کر بلا پلک جھپکائے
روز مرہ نصف گھنٹہ تک دیکھا کرے۔ ایک ہفتہ کے اندر اُسکی آنکھ کی پتلی جو پھیلی
ہوئی تھی سکڑنے لگے گی اور رفتہ رفتہ وہ حالت اُسکی قائم ہوجائے گی کیونکہ کہ
رٹینا جسمین آنکھوں کے گوے بندھے ہوئے ہین اور جسمین کوردٔنسی دماغ کے
اندر جاتی ہے مضبوط ہوجائیگی اس عرصہ مین غذائے مرغن استعمال کرنی چاہیے
اور دوسرا کام نظر سے نہ لینا چاہیے

## علاج قریب بین شخص کا

جس شخص کو قریب کی شئے نظر آتی ہو اور دور کی صاف نہ معلوم ہوتی ہو
وہ سفید کاغذ یا دیوار پر ایک فٹ محیط کا سیاہ داغ بنائے اور اُسکو اوّل اسقدر
فاصلے سے دیکھے جہان سے کہ اُسے صاف نظر آتا ہو اور روز اُس فاصلہ کو
بڑھاتا جائے جب اسقدر فاصلہ تک بخوبی دیکھنے کی عادت ہوجائے کہ
جہان سے اُسے وہ نشان نظر نہ آتا تو جان لے کہ اُسکی پتلی نے اب سکڑنا
موقوف کردیا۔ ایسا شخص بھی کچھ عرصہ تک قریب کے کوئی باریک کام نہ کرے
انشاءاللہ ایک ماہ مین بلا کسی دوسرے علاج کے یہ مہلک مرض ہمیشہ کے

سیے دور ہو جاے گا اور پھر کبھی عود نہ کریگا

## سیاہ داغ دیکھنے کے دیگر منافع

سیاہ داغ کو دیکھنے والا اول ہی روز ایک قسم کی روشنی اُس داغ کے گرد تحرک دیکھے گا اُسکو چاہیے کہ قلب سے یہ خواہش اور کوشش کرے کہ یہ حرکت بند ہوکر روشنی قایم ہو جائے۔ جبتک قلب متحرک رہیگا یہ روشنی کبھی اوپر کبھی نیچے ہوتی رہے گی۔ اور جب یکسو ہونے لگیگا تو یہ روشنی بھی قائم ہو جاوگی۔ یکسوئی قلب کی شناخت بھی یہ ہے کہ روشنی مستقل ہو جائے

## سیاہ داغ کے بعض کرشمے

غبی الحس آدمی کو تو صرف روشنی ہی بہت عرصہ تک نظر آتی رہے گی۔ لیکن ذکی الحس شخصون کو جب قلب یکسو ہونے لگیگا تو عجیب وغریب تماشے نظر آمین گے بعض ذکی الحس اشخاص کو اُس روشنی کے بعد اُس داغ مین سفید سفید بادلون کے سے ٹکڑے ادھر ادھر تیرتے معلوم ہونے لگتے ہین۔ پھر ہر قسم کی رنگتین نظر آیا کرتی ہین اور اُسکے بعد روشنی کے تارے سو دکھائی دیا کرتے ہین اور یہی تارے پھر روشنی کی شعاعین ہو جاتی ہین اور دفعتًا نظر کے سامنے سے ایک دہ سا اُٹھ جاتا ہے اور قسم کے آدمی امکانات

یا میدان اور جنگل یا دیگر اشیا نظر آنے لگا کرتی ہین - گویا کہ شاغل حالت
مراقبہ یا سما دہی مین ہوجاتا ہے یا یون کہو کہ مسمرزیم کی اصطلاح کی بموجب
روشن ضمیر ہوجاتا ہے اگر اسی کام مین باضابطہ تعلیم دیجاوے تو شاغل ہر ملک
و دیار کی سیر گھر بیٹھے روز مرہ کرسکتا ہے چونکہ یہ بتانا کسیقدر مہلک اور
ہمارے مضمون کی بحث سے خارج ہو اس لیے ہم درگذر کرتے ہین -
اور ہم یہ بھی نہین چاہتے کہ اس مشق کے آیندہ مدارج بھی ظاہر کر دین کیونکہ
ممکن ہے کہ شاغل اپنی قوت تخیلی سے وہ باتین جو اُسکو قبل سے معلوم ہونگی
عالم سماوات مین خود نہ بنائے اور اسطرح اصلی علوی مشاہدات سے محروم رہے -
اسقدر ہم ضرور کہے دیتے ہین کہ جس شخص کو ابتدائی علامات معلوم ہونے
لگین وہ اگر استقلال کیساتھ مشق کیے جائے گا تو عجیب و غریب باتین دیکھے
اور معلوم کریگا جنکا حال کتاب مین لکھنا فضول اور قبل از وقت ہے جو لوگ
ذکی الحس ہون اور اُنکو صرف حلقہ کے گرد روشنی ہی نظر آتی رہے اُنکو بھی
مناسب ہے کہ قرص کو اُسوقت تک ضرور دیکھا کرین کہ جب تک اُسکا کل
سیاہ سطح روشنی سے نہ چھپ جائے جب ایسا ہونے لگیگا تو اوسکو سمجھ لینا چاہیے
کہ اُسکی آنکھون مین اسقدر مقناطیسی اثر پیدا ہوگیا ہو کہ وہ جس شخص کی طرف نظر

جما کر دیکھیگا اُسکا رعب اُسپر ضرور ہوگا - ہماری غرض یہ نہین ہو کہ ہر شخص پر یکسان اثر ہوگا لیکن کم ہو یا بیش سب پر ہوگا ضرور - وہ شخص بھی اس اثر سے عجیب و غریب کام لے سکتا ہو - اسکو علم مسمریزم مین بہت کامیابی ہوگی گویا ایسا شخص اس علم کیلیے موزون ہے - ہماری یہ غرض نہ سمجھنا چاہیے کہ آخر الذکر قسم کا شخص روشن ضمیر نہین ہو سکتا لیکن اُسکو عرصہ اور استقلال سے مشق کیے جانے کی اشد ضرورت ہو -

المختصر اس داغ کیطرف کچھ عرصہ تک دیکھتے دیکھتے نظر کی مقناطیس بڑھ جانے اور روشن ضمیر ہو جانیکے علاوہ سب سے بڑا یہ نفع ہوگا کہ اُسکا قلب بھی یکسو ہو جایا کرے گا اور اُسکو اختیار ہو جائے گا کہ جسقدر عرصہ تک چاہے ایک طرف دل لگائے رہے کہ علوم مخفیہ مین کامیابی حاصل کرنے کا اوّل زینہ ہو جسکے بعد دوسرے مفید کام آسان ہو جائینگے جنکا آیندہ اس ہی کتاب مین بیان ہوگا یکسوئی قلب کے ہو جانیکے بعد قوت ارادی بھی قوی ہو جائیگی جو کامیابی کا دوسرا زینہ ہے -

## قوت ارادی کی طاقت جانچنے کا اوّل طریقہ

قوت ارادی کے جانچنے کے علم کو انگریزی زبان مین سائیکو میٹری یعنی

پیمایش روح) کہتے ہین - اُسکا اول طریق یہ ہیکہ ایک سوئی نہایت ہی باریک
دھاگہ مین درمیان سے اس طرح باندہی جاے کہ جب اُسکو معلق کرین تو ترازو
کی ڈنڈی کی طرح اُسکے دونون سرے افقی رہین - اِس سوئی کو کسی ایسے مکان
مین جہان ہوا وغیرہ نہ آتی ہو ایک کیل سے لٹکا دیا جاے - لیکن یہ دیوار سے بالکل
علحدہ رہنے پھر اُسکے قریب بیٹھ کر اور سانس روک کر تاکہ سانس کی ہوا سے
جنبش نہ کرنے لگے اپنے دائین ہاتھ کی سب انگلیان جمع کر کے (جسطرح قلم وغیرہ
پکڑنے کیلیے کرلیا کرتے ہین) اُس سوئی کے قریب لیجاے - مگر انگلیون کو
مجتمع سرے سوئی کی نوک کو چھو نہ جائین - پھر آہستہ آہستہ ہاتھ کو پیچھے کو ہٹاوے
اور دل مین زور سے خواہش کرتا جاوے کہ وہ سوئی اُسکے مجتمع انگلیون کیجانب
کھینچ آوے - دو چار روز کوشش کرنیکے بعد ایسا ہوگا کہ سوئی اُسکی انگلیونکے
ساتھ کشش کرتی ہوئی معلوم ہوگی اور رفتہ رفتہ یہ نوبت پہنچ جاے گی کہ سوئی
ہاتھ کے ساتھ چلی آئیگی اور جب ہاتھ سوئی کیجانب کو بڑہایا جائے گا تو سوئی پیچھے کو
ہٹ جائیگی عوام کیلیے یہ عجیب تماشا ہوگا لیکن یہ قوت ارادی کے ناپنے کا نہایت
آسان طریقہ ہے -

## دوسرا طریقہ

ایک چوہے کا دو تین روز کا بچہ تلاش کرو جو چل سکتا ہو اُسکو اپنے سامنے

الٰہی مالک کل میرے والدین پر رحم فرما ....... آمین

رکھو اور اسپر ٹکٹکی لگا کر دیکھو اور جب وہ چلنے کی کوشش کرے تو تم یہ کوشش
قلب کرو کہ یہ چلنے سے باز رہے۔ زیادہ توجہ کیساتھ خواہش کرنیسے وہ رُک
جائے گا۔ جب رُکنے لگے تو قلب سے یہ خواہش کرو کہ یہ چل نہ سکے لیکن ہاتھ
سے اُسے اشارہ کرو کہ وہ چلنے لگے جب تم اس طرح بھی کامیابی حاصل
کرلو تو روز روز ایسا کرتے رہو پھر جو چاہے کسی عمر کا کیون نہو جائے
برابر ارادہ کی فرمانبرداری کرے گا۔

جب تم ایک جانور پر ایسا عمل چلا کر سکوگے تو پھر جس جانور کی
آنکھ مین آنکھ ڈال کر دیکھوگے اور قلب سے خواہش کروگے کہ وہ ٹھہر جائے
یا چل پڑے یا بیٹھ جائے تو وہ ضرور تمھاری قوت ارادی کی فرمانبرداری
کریگا۔

حکیم فیثا غورث نے اپنی نگاہ کی قوت سے ایک اُڑتے ہوئے عقاب
کی پرواز بند کردی تھی۔ اب یہ بتانا فضول ہے کہ جو شخص اپنی نظر اور قوت
ارادی کو ایسا زبردست کریگا وہ ضرور انسان پر بھی اپنا اثر ڈال سکیگا۔
اور اسی کا نام عاملون کی اصطلاح مین حُب و تسخیر ہے۔

## حب و تسخیر مین فرق

حُب وہ جذبہ قلبی ہی جو ایک شخص کو دوسرے شخص کیجانب بمحبت رجوع
اور مائل کر دے۔ لیکن تسخیر کیلیے یہ ضروری نہین ہی کہ وہ مسخر خواہ مخواہ محبت
ہی کرے بلکہ عامل کو مسخر شدہ پر ایک قسم کا قلبی قابو حاصل ہو جاتا ہی۔

## حُب کا قدیم طریق

قُدما نے دوسرے شخص کو اپنی جانب مائل کرنیکے لیے یہ طریقہ ایجاد کیا
تھا کہ اوّل مطلوب کے نورِ جسمی کا اظلال بذریعہ خواص حروف تہجی معلوم کیا جائے
اُسکے بعد ایسے حروف کا ایک جملہ مہمل یا موضوع بنایا جاوے جسکے مجموعی
نور کا اثر مطلوب کے ارادے پر غالب آوے۔ مطلوب کو طالب کے اثر قبول
کرنے کیلیے تیار یا ظرف بنانے کیلیے یہ ترکیب کیجاتی تھی کہ اُسکو کسی طرح
یہ اطلاع کر دیجاتی تھی کہ فلان شخص تمپر عمل کر رہا ہے۔ اس سے مطلوب
کو طالب کا ایک خاص خیال پیدا ہو جاتا تھا اور اُسکی طبیعت کمزور ہو جاتی
تھی اور وہ عامل یعنی طالب کا اثر جلدی قبول کرنے لگتا تھا۔ اِدھر
طالب یا عامل عالم سماوات یا سیارہ طبقہ مین اُس پر غالب آنے والی
اثر بذریعہ اپنے عمل کے متحرک کر دیتا تھا اور اگر عامل متواتر اور یکسوئی

قلب کیساتھ کام کیے جاتا تھا تو ضرور کامیاب ہوتا تھا اسکو موجودہ زمانہ مین زیادہ سہل درزود اثر کر دیا گیا ہے۔

## حُب کا نیا طریقہ

اب زمانہ کی رفتار کی بموجب حُب کا عمل دوسری طرح کیا جاتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ طالب مطلوب کی تصویر رات کے وقت یا کسی وقت دن مین جب قلب کو یکسوئی اور اطمینان حاصل ہو اپنے تصور میں اسطرح جمادے کہ گویا وہ سامنے کہڑا ہے جب دو چار روز مین کامل طور پہ تصور مین تصویر آنکھ بند کرکے معلوم ہونے لگے تب اُس تصویر کو بٹھا تصور کرے اور جب یہ بھی ہونے لگے تب کبھی اُس تصویر خیالی کو کہڑے ہونے کو حکم دے اور کبھی بیٹھنے کو۔ جب حسب دلخواہ ایسا ہونے لگے تب کسی روز زور سے خواہش کرے کہ مطلوب جہان کہین وہ ہو کہڑا ہوجائے یا اگر یہ خیال ہو کہ وہ اسوقت کہڑا ہوگا تو خیال کرے کہ بٹھ جائے اور پھر کسی ذریعہ سے معلوم کرے کہ آیا اُسپر کچھ اثر ہوا یا نہین اگر اثر نہوا تو مایوس نہ ہوجائے بلکہ پھر کوشش کرے دوسری یا تیسری مرتبہ مین ضرور کامیاب ہوگا۔

بہتر ترین ترکیب تو یہ ہے کہ اگر ممکن ہو اور مطلوب روبرو چلتا
ہوا نظر آنے والا ہو یعنی پردہ وغیرہ مین نہو تو جب وہ کہین جا رہا ہو
تو اُس کے پیچھے غور سے نظر جما کر دیکھے لیکن اوّل نظر کی مقناطیسی قوت
کی مشق کرلی ہو جیسا کہ اس ہی کتاب مین پیشتر تحریر ہوچکا ہے، اور کوشش
کرے کہ وہ ٹھہر جاوے یا اگر کھڑا ہو تو زور سے خواہش کرے کہ وہ چل
پڑے اگر ایسے احکام قلبی کا اُس پر اثر ہونے لگے تو آگے یہ بتانا فضول
ہے کہ اس ہی طرح اُسکو اپنے اوپر فریفتہ کرے یا اپنے قابو مین کرلے۔
یہ کام زیادہ سے زیادہ چالیس پچاس روز سے زیادہ کا نہین ہے۔
بشرطیکہ انسان استقلال سے عمل کرتا رہے۔ عامل لوگ اس ہی استقلال
سے عمل نہ کرنے کو بداعتقادی سے منسوب کیا کرتے ہین۔ اس عمل مین
ناغہ بھی اس لیے مضر ہے کہ روز روز مشق کرنے سے جو تصور کا
مادہ مضبوط ہوتا ہے وہ کمزور ہوجاتا ہے۔ اسلیے ناغہ بھی نہ کرنا چاہیے۔
غذا وغیرہ بھی غیر محرک اور زود ہضم کھانی چاہیے۔ اوّل تو اس لئے
کہ ثقیل غذا سے طبیعت منتشر رہے گی دوسرے بیمار ہوجانے کا
بھی زیادہ اندیشہ ہے کیونکہ جب تصور ایک جانب مصروف

ہوتا ہے تو قوی ہاضمہ معطل ہو جاتا ہے اور غذا خواہ زود ہضم ہی کیوں نہ ہو ہضم نہیں ہوتی چنانچہ ہر شخص تجربہ سے معلوم کر سکتا ہے کہ وہ پیشہ ور جن کا کام دماغ سے زیادہ کام لینا ہوتا ہے ہمیشہ غذا کم کھاتے ہیں اور ضعیف الجسہ ہوتے ہیں اس لیے عمل پڑھنے والے جو کی روٹی۔ دودھ۔ میوہ جات اور چاول کا زیادہ استعمال کرتے ہیں۔

## تسخیر کا انگریزی قاعدہ

دس میں سے چار آدمی ایسے ہوتے ہیں جو ذیل کی ترکیب سے پانچ منٹ کے اندر مسخر ہو جائیں گے یہ عمل عورت اور بچوں پر بہت اثر کرتا ہے کیونکہ وہ بہ نسبت مردوں کے زیادہ اثر پذیر اور ذکی الحس ہوتے ہیں طریقہ یہ ہے کہ کوئی چمکدار شے مثلاً بٹن یا مقناطیسی قرص جو ولایت سے ایک یا دو روپیہ فی عدد مل سکتے ہیں اور ہم بھی بہم پہنچا سکتے ہیں دس پانچ لیے جائیں اور دس بارہ ہی آدمیوں کو جنہیں بوڑھے بچے بیمار تندرست۔ عورت مرد سب قسم کے ہوں تو بہتر۔ برابر برابر فرش یا کرسیوں وغیرہ پر بٹھایا جاوے اور ہر ایک کے

ہاتھ مین ایک ایک قرص یا بٹن وغیرہ دیدیا جاوے اور ان سب کو کھدیا جاوے کہ اپنے کسی ہاتھ کی ہتیلی کے بیچ مین رکھ کر اور دوسرا ہاتھ اسکے نیچے مدد یا سہارے کیلیے لگا کر بلا پلک جھپکا ۲ چند منٹ تک غور سے دیکھو۔ اور خود عامل ان سب کے پیچھے کہڑا ہوا چپ چاپ دیکھتا رہے کل تعداد مین سے ضرور دو چار آدمی ایسے نکلین گے جنکی آنکھین بند ہونے لگین گی یا ہاتھ پیر اینٹھنے لگین گے یا گدگدی معلوم ہوگی ایسے لوگون کو ان سے جن پر کچھ بھی اثر نہین ہوا علیحدہ کر لینا چاہیے جن لوگون پر اثر ہو رہا ہے ان کو چند منٹ اور دیکھتے رہنے کی ہدایت کرنی چاہیے تھوڑی دیر کے بعد دو چار کی آنکھین بالکل بند ہو جائینگی اور بعض بے حس ہو جائین گے۔ اب ان سب کے ہاتھ سے وہ چمکدار بٹن یا قرص آہستہ آہستہ اٹھا لینا چاہیے اور پھر چند مرتبہ ہر ایک کے چہرہ پر اسطرح دور سے ہاتھ پھیر دینا چاہیے کہ جسطرح بازیگر اکثر کر دیا کرتے ہین۔ اس کے بعد سب کو حکم کرو کہ اپنی آنکھین بند کر لو۔ پھر ایک کے قریب جاؤ اسکا ایک ہاتھ اپنے ہاتھ مین ذرا زور سے (ایسا نہین کہ تکلیف ہونے لگے بلکہ ایک ذرا مضبوط) تھام و اور دوسرا اپنا

ہاتھ دوچار مرتبہ اثر شدہ شخص کی آنکھ پر جلدی جلدی اس طرح پھیرو
کہ جسم سے چھوا نہ جائے اور حسب معمول یعنی اُس شخص کو پھر حکم دو کہ تم اب اپنی
آنکھ کھول نہین سکتے اور اپنے دل مین زور سے خواہش کرو کہ ہرگز
نہ کھول سکیگا اور اس حالت مین ذرا ایک اُسکے ہاتھ کو جو تمھارے
ہاتھ مین ہو دباؤ یقین ہو کہ چاہے ہزار کوشش کریگا لیکن کھول
نہ سکیگا اسی طرح قریبًا سب لوگون پر تجربہ کرو - اور اُمید ہو کہ ۷۵ فی
صدی کامیابی ہوگی جن لوگون پر اثر ہوا اُن کو سمجھ لو کہ وہ تمھارا
ہر قسم کا ذہنی یا قلبی حکم بھی مانین گے یعنی اگر تم اُن مین سے کسی کے
ہاتھ پر چند مرتبہ پاس کر کے یعنی ہاتھ پھیر کر حکم دو کہ تمھارا ہاتھ
نہین اُٹھ سکتا تو ہرگز نہ اُٹھ سکے گا - یا زمین پر ایک لکیر کھینچ کر یہ
حکم دوگے کہ تم اسکی دوسری جانب نہین جا سکتے تو ہرگز ایک
بھی قدم آگے نہ رکھ سکے گا ایسی مشق کرتے کرتے یہ نوبت پہنچ
جائیگی کہ جب تم کسی شخص کے جس حصہ جسم پر ہاتھ پھیر کر حکم دوگے
وہ ہرگز حکم عدولی کرنیکی جرأت نہ کریگا اور برابر حکم مانے گا -
چاہے تمھارے چلے جانیکے بعد اپنی حماقت پر اسکو افسوس ہی کیون نہ کرنا پڑے

اسی طرح اچھی مشق والا ہر شخص کو مجبور کرسکتا ہے کہ اسکے حکم کی پابندی کرے۔ بعض لوگون مین مادہ تسخیر قدرتی ہوتا ہے اور کوئی شخص انکے مواجہ مین انکی بات یا حکم کو ٹال نہین سکتا چاہے غیبت مین ان کو کوئی گالیان ہی کیون نہ دیتا ہو اسکو علی العموم لوگ رعب سے تعبیر کیا کرتے ہین

اب یہ بتانا فضول ہے کہ اسی طرح ہر شخص پر اپنا پورا غلبہ ہوسکتا ہے ملک فرانس مین ایک شخص نے ایک مالدار سے بہت سارا روپیہ لے لیا تھا۔ کیونکہ اس نے اس مالدار پر عمل کر نیکے بعد یہ حکم دیا تھا کہ تم اپنے گھر پہنچنے کے بعد جب مین تمھارے سامنے آؤن تو دس ہزار روپیہ دیدینا چاہے مین کتنا ہی انکار کرون لیکن تم ہرگز نہ ماننا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جب وہ ساہوکار کے مکان پر گیا تو اس نے اسکی صورت دیکھتے ہی دس ہزار کے نوٹ حوالہ کیے اس شخص نے انکار کیا تب اوسنے بضد ہو کر کھا کہ یہ آپ کو ضرور لینے ہونگے۔ تب اس نے دو چار آدمیون سے کھا کہ دیکھیے جناب یہ مجھے زبردستی اپنا مال دیتے ہین

اور مین انکار کرتا ہون۔ اب میرا کوئی قصور نہین ہے۔ یہ کہکر اور مال لیکر چلتا بنا۔ نذر سے اوجھل ہونیکے بعد ساہوکار کو اپنی بیوقوفی معلوم ہوئی لیکن پھر کیا ہوتا ہے۔

اس علم کا مفصل حال ہماری کتاب نے خیرہ عجایبات مین نہایت وضاحت سے لکھا گیا ہو اور درحقیقت وہ کتاب اوّل درجہ کی تسخیر سکھانے والی کتاب ہے۔

## انگریزی طریق تسخیر کا مفید استعمال

اس علم کو نیک و ربد دونون طور پر استعمال کیا جا سکتا ہو اور یہ ہر شخص کے اختیار مین ہو کہ وہ نیک بن جائے یا بد۔ اپنی خود غرضی کیلیے استعمال کیا جائے گا تو یہ علم جادو ہے جو ہر مذہب مین کفر مین شامل ہے اور اگر دوسرون کی بھلائی کیلیے استعمال کیا جائے گا تو بہشت مین لیجانیکا ذریعہ ہے۔ اس علم کے ذریعہ سے یہ بھی ممکن ہو کہ کسی شخص مین نیک عادت پیدا کر دیجائین اور بد قطعی دور کر دی جائین یا نیک آدمی کو بد کر دیا جائے۔

مثلاً ایک شراب خوار ہے ہم چاہتے ہین کہ اُس کو پرہیزگار

بنا دین تو اول اُسکو قرص کے ذریعہ متاثر کرنا چاہیے جیسا کہ ہم اوپر
لکھ آئے ہین اور پھر اُس سے اُس حالت مین عہد لینا چاہیے
کہ اب ہرگز شراب نہ چھوؤن گا۔ عہد کے بعد ممکن نہین کہ چاہے
مر ہی کیون نہ جائے شراب کو ہاتھ نہ لگائے گا۔ اسی طرح جملہ بری
عادتین چھوڑا دی جا سکتی ہین اور نیک پیدا ہو سکتی ہین مگر اُسکے
ساتھ ہی بدمعاش لوگ اس ہی ترکیب سے نیک لوگون مین بدعادات
بھی پیدا کر سکتے ہین۔ مرچو
لیکن جو شخص اس کام کو نہایت کامیابی سے کرنا چاہے اُسکو
چاہیے کہ علم کاسہ سر سے بھی خوب واقفیت حاصل کرلے۔ اس
علم کے ذریعہ آسانی سے معلوم ہو جاتا ہے کہ انسان کی کھوپری مین
فلان خاصیت یا عادت قوی ہو یا ضعیف اُس مین ہر خصلت
اور عادت کا مقام بنایا گیا ہوتا ہے۔
اسی طرح جس شخص کو [illegible] اچھا ہو لیکن قوت بیانیہ نہین ہو اور راسخ قابلیت
[illegible] یا اُس سے وعظ یا لیکچر کہا نہین جاتا
تو ممکن ہے کہ عامل تسخیر اُسکو قرص سے متاثر کرکے اُس حالت مین

2363 7866

اُسکے مقام گویائی کو اپنے ہاتھ کی اُنگلی سے دباکر اسقدر تیز کردے کہ وہ نہایت
فصاحت سے بولنے لگے ۔ یا کوئی شخص نہایت بخیل ہے تو عامل
اُسکی سخاوت کو اسی طرح تیز کرسکتا ہے ۔ یہ علم حکماے امریکہ نے
حال ہی مین ایجاد کیا ہے ۔

غرض ہماری اس طول سے جو ہمنے اب تک بیان کیا ہے یہ ثابت
بات کرنے کی ہے کہ جملہ علوم مخفیہ کے حصول کی کنجی انسان کا قلب ہے جس کو
اس پر قابو نہین ہے بہتر ہے کہ وہ ایسے علوم مین ہاتھ نہ ڈالے علوی
اور روحانی طاقتون سے وہی کام لے سکتا ہے جو مرد میدان ہے نامرد کا
کام نہین ہے کہ کسی پر حکومت کرسکین جو اپنے قلب پر حکومت نہین کرسکتا وہ
فطرت کی قوتون اور ناری یا نوری مخلوقات پر حکومت اور غلبہ کرنیکی کیا
امید کرسکتا ہے ۔ انسان اگر ہمت نہ ہارے تو دنیا مین کوئی کام نہین ہے جو اُسکے
احاطہ امکان سے باہر ہو ۔ صدہا آدمی دنیاوی اغراض اور مقاصد کے حصول
مین سرگردان اور پریشان پھرتے ہین لیکن چونکہ اُنکو علوم روحانی کی کنجی
یا اصلی راز سے واقفیت نہین ہوتی وہ ہمیشہ دھوکا کھاتے ہین
اور اُستادون کی سچی تدابیر سے بھی اُنکی ذات کو نفع نہین پہونچتا

اور پھر وہ استادون کو گالیان دیتے اور بُرا کہتے ہین ۔
لیکن انکو یہ خیال نہین آتا کہ غلام بن کر آقا بنے کی وہ کسطرح امید کرتے ہین
کوئی عمل جہان دو روز کیا اور کامیابی نہ ہوئی تو فوراً اُس سے نفور ہو جاتی
ہین اور پھر کبھی اُدھر رُخ نہین کرتے ۔ اُنکو یہ معلوم نہین ہوتا کہ اُستادون نے
کسقدر محنت اور مشقت سے اُن امور کو دریافت یا ایجاد کیا ہوگا ۔ ہم نے
جو کچھ اب تک لکھا ہے باوجودیکہ وہ نہایت گول اور معمہ کی صورت مین ہے
تاہم ذکی الطبع اشخاص ہزارون کام نکال سکتے ہین اور جو کام وہ تسخیر
ہمزاد سے لینے کی آرزو رکھتے تھے ان ہی امور سے لے سکتے ہین تاہم ہم
تسخیر ہمزاد کی ترکیب بھی مفصل آگے چلکر لکھین گے لیکن اس سے پیشتر ہم یہ مناسب
سمجھتے ہین کہ شائقین کو چند باتین بتا دین جو اپنی نوعیت مین بالکل عجیب
اور خاصیت مین بہت ہی مفید ہین اور تسخیر ہمزاد کے عامل کیلیے اشد ضروری
ہین بلکہ یہ کہ سکتے ہین کہ جو شخص بلا ان باتون کے حاصل کیے تسخیر ہمزاد کبھی
وہ تب بھی آدھا عامل ہوگا ۔ علاوہ ازین اگر ان اشغال مین کامیابی حاصل کیے
بغیر کوئی شخص تسخیر ہمزاد کی مشق کرے گا اسکو بہ نسبت اُس شخص کی جو اُن باتون
کو حاصل کر چکا ہوگا چوگنا وقت لگے گا ۔ ان مشقون کے عامل کو لازم ہے

کہ مشق کرنے سے پہلے مفصلہ ذیل ہدایات پر کاربند ہو

## ضروری ہدایات

عامل کو چاہیے کہ اگر ممکن ہو تو بدکار اور برے لوگوں کی صحبت سے
پرہیز کرے۔ عورتونکی صحبت سے اجتناب کرے اور جہانتک ہو سکے مجاہدہ بھی
قلت کے ساتھ کرے۔ غذا ہمیشہ کمی کیساتھ یعنی خوب شکم سیر ہو کر نہ کھاوے
اس سے یہ غرض نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ کسیقدر خواہش باقی رہے اسوقت
کھانیسے ہاتھ کھینچ لے۔ غذا زود ہضم غیر محرک کھاوے گوشت پیاز
لہسن۔ سرخ مرچ گرم مصالحہ وغیرہ بالکل نہ کھاوے تو بہت ہی اچھا ہے لیکن
اگر باز نہ رہ سکتا ہو تو کمی ضرور کرنا چاہیے۔ دن میں ایک مرتبہ اگر موسم
نہایت سرد ہو یا عادت نہو تو صرف بدن ہی تر کپڑے سے پونچھ لے
غسل کرے۔ کپڑے تنگ نہ پہنے۔ کوئی کام ایسا نہ کرے جسمیں شدید
جسمانی محنت کرنی پڑے اور بالکل بیکار بھی نہ رہے۔

ایام مشق میں حتی الوسع تفکرات دنیاوی کو دور رکھے۔ خوشی کے
موقع پر بے حد خوشی نکرے۔ کتابیں بھی فحش یا بدخیالات پیدا کرنیوالی نہ
پڑھے دن رات میں پانچ گھنٹے سے کم اور آٹھ گھنٹے سے زیادہ نہ سوئے

غرض یہ ہے کہ جسمانی اور روحانی طور پر نیک زندگی بسر کرے جب
قریبًا پندرہ روز تک ایسی عادت ہو جائے تو اول دو ہفتہ داغ
سیاہ کی مشق کرے اُسکے جو شغل ذیل مین درج ہین اس مین سے
کسی ایک کو ضرور کر لیوے۔ اور عجائبات کو ملاحظہ کرے۔

## سورج پر نظر جمانیکا طریق

یہ کام بغیر کسی ایسی مشق کے جو آنکھ کی قابلیت پیدا کر دے کرنا سخت
خطرناک ہے بلکہ اس کی جگہ یہ کہدینا کہ سورج کا دیکھنا زیادہ سے زیادہ
فی صدی پانچ آدمیون کا کام ہے زیادہ صحیح اور درست ہو اگرچہ انہون
نے اولی مشقون کی طرف کیسی ہی توجہ کیون نہ کر لی ہو۔
اتنا ظاہر کرنیکے بعد ہمکو اُن مشقون اور شغلون کا ذکر کرنے کیلیے
جو آفتاب پر نظر جمانے کا مقدمہ کہی جا سکتی ہین کوئی مانع نہین۔

## اولی مشقین

سب سے پہلے کاغذ کے سیاہ قرص پر جیسا کہ اُسکا ذکر مفصل اسی
کتاب مین کر دیا ہے نظر جماؤ جب اسمین کامیابی کی صورت نظر آنے

لگے یعنے وہ نور جو تمھاری آنکھون سے نکلکر قرص پر پڑے گو نہ سکو نی حالت مین ہوجاے تب اسکو چھوڑ دو اور اُسکے اگلے ہی دن صبح کے وقت جبکہ پاخانہ پیشاب اور ضروری کامون سے بالکل فارغ ہوچکو کسی پاک صاف جگہ مین جہان کوئی دوسرا شخص جو تمھاری توجہ اور یکسوئی مین خلل انداز نہو آرام سے بیٹھو اور اپنے سامنے ٹھیک کوئی گز بھر کے فاصلہ پر ایک سفید جوار کا دانہ رکھو اور اسکو نہایت توجہ سے مثل قرص کے دیکھتے رہو جب تم نہایت غور سے یہ یک نظر بے ترک دیکھنے کے عادی ہو جاوگے تب وہ دانہ تمھاری نظر سے غائب ہونا شروع ہوگا یہانتک کہ جون جون تمھارا پریکٹس بڑھتا جاےگا وون وون وہ دانہ بالکل نظر سے غائب ہوجائیگا۔

پس جبکہ وہ دانہ تمھاری نظر سے گھنٹون غائب رہنے لگے تب اُسکو بھی مثل شغل قرص کے ترک کردو اور اُسکی جگہہ دیسی تیل کے چراغ کی لو پر بدستور نظر جمانا شروع کرو۔ اس شغل مین بھی تنہائی ہونا چاہیے۔

مبتدی کو چاہیے کہ ان اشغال مین اپنے تیئن حامل خیال کرنا

رہے اور اپنی مرئیات کو معمول سمجھے - اور شغل کے بعد کچھ دیر جاگنا ضروری
خیال کرے - پس جبکہ ان ابتدائی مراتب سے فی الجملہ فراغت ہو جائے
تب وہ شاغل جانے کہ اب وہ شغل آفتاب کا مستحق ہو گیا - اسوقت اُسکو اپنی
نشوونما، دستور و شب، ملبوس و نشست و برخاست اور بے غرضانہ زندگی بسر
پر کامل لحاظ کرنا ضروریات سے ہوگا -
صبح کے وقت جبکہ قرص آفتاب جلوہ گر ہونے کو ہو اور شام کے
وقت جبکہ وہ روپوش ہونے کو ہو کسی ایسے میدان میں جہاں علاوہ خلوت کے
دوسرا عکسی آفتاب بھی (جو تمہارے تقبۂ نوری کی وضع فطری کو بگاڑ کر تمکو
اندھا کر دینے والا ہے) اور یہ وقت سامنے ہوتے سطح آبی کے ناگزیر ہوتا ہے
خصوصاً جبکہ شاغل کسیقدر بلندی پر کھڑا ہو) مطلقاً نظر نہ آتا ہو جا کر کھڑے
ہو اور سیاہ قرص کی جگہ جو قریباً مہینہ بھر تک تمہارے سامنے رہ چکا ہے قرص آفتاب
کو سمجھو - اور ٹکٹکی لگا کر بڑے اہتمام اور یکجہتی سے تمام بدن سیدھا کر کر
اُسکی طرف گھورنا شروع کرو جسطرح سیاہ قرص پر سفید رنگت کا ابر چھایا
کرتا تھا اسی طرح اُسی آفتاب پر دو چار روز میں اور بعض اوقات پہلی ہی دن
ابر سیاہ جو تمام جرم آفتاب پر محیط ہو گا نظر پڑیگا لیکن بہ شدت لرزان

ہوگا آخر کار کثرت شغل سے اسکی حرکت بہ تدریج موقوف ہوتی جائیگی
یہانتک کہ ایک دن (جسکی حد مقرر نہین کیجا سکتی) بالکل ساکن ہوجائیگا
اس موقع پر یہ کہنا بھی خالی از مصلحت نہین ہو کہ اسکے شاغل کو
اگر وہ بارد المزاج ہو تو کم اور حار مزاج ہو تو زیادہ دل و دماغ پر حرارت
محسوس ہوگی لیکن اس سے ہرگز کوئی اندیشہ نہین ہو البتہ آخر الذکر کو ایسے
وقت خاص خاص مبردات کا استعمال کرنا ہوگا جسکی ہدایت کرنا ہمارا ذمہ ہے
جب یہ لرزان ابر بالکل ساکن ہوجاوے تب شاغل کسی مناسب جگہ پر چار
زانو یا جیسے اُسے آرام ملے بیٹھ کر اپنی دونون ابروؤن کے درمیان
آنکھین بند کرکے دھیان کرے اور جو چاہے دیکھے
بعض دفعہ جبکہ اسکے شاغل کو مریضون کی ہمدردی کرنا بھی (جو انسانی
فرض ہے) مقصود ہوتا ہے تو بہ رعایت ہدایات ماقبل الذکر اسے
وقت اُسکو چاند پر بھی نظر جمانا پڑتا ہے

## تصوری سورج اور چاند کی ذریعہ فوری علاج

یہ کام اسطرح کیا جاتا ہے کہ مرض اگر گرم ہو تو تصوری چاند اور اگر سرد
ہے تو تصوری سورج دو تین تولہ پانی یا کسی مناسب دوا کے نقوع

یا مسطح مین تھوڑی دیر دیکھکر مریض کو پلا دیا جاتا ہے جس سے اُسکو
گو کہ کیساہی مُہلک اور مزمن مرض کیون نہو دفعتًا دور ہوجاتا ہے۔

## داندھیرے مین اُجالا کرنا

اس مشق کے کثیرالتعداد کرشمون مین سے ایک ذراسی بات یہ ہے
کہ اگر اسکا مشاق تاریک مکان کے کسی خاص جانب پر نظر ڈالے
تو ایک لمحہ بعد وہ تمام کمرہ مثل روز روشن روشن ہوجائے گا۔
اور اگر چراغ کی لو یا مشعل پر نظر ڈالکر اندھیری رات مین سفر کرنا چاہے
تو اُسی تصوری لو کے ذریعہ وہ بہت دور تک چل سکتا ہے۔
جو کچھ ہم اوپر بیان کر آئے ہین درحقیقت وہ ایک ایسی

## کنجی

ہے جس سے تمام روحانی طلسمات کا ٹوٹنا اور بعید القیاس کرشمون
کا مثل ظاہری اسباب و نتائج کے صادر ہونا (بشرطیکہ وہ اپنے اعلیٰ
مرتبہ مین ڈگری حاصل کرچکی ہو) ایک بات سے زیادہ نہین رہ جاتا
خصوصًا جس نادرفن پر ہم یہ کتاب لکھ رہے ہین اُسکے لیے تو ہمارا قول
لفظًا صحیح اور معنًا صحیح تر ہے جو لوگ تھوڑی سی مشقت اپنے ناز پروردہ

نفوس پر گوارا کرینگے وہ بہت ہی جلد منزل تصدیق تک پہنچکر شاہد مقصود
سے ہم آغوش ہون گے ہم سچا وعدہ کرتے ہین کہ اگر ہمارے ناظرین
مین سے (خاصکر نئی روشنی کے لوگ) اگر فی صدی پانچ نے بھی اس
مختصر سے رسالہ کو پڑھکر بکس مین رکھنے کی جگہ عملی کوشش کرکے کامیابی
حاصل کی تو ہم آیندہ بشرط حیات اُن کے لیے پھر کچھ اپنا وقت صرف کرنا
بدل منظور کرینگے اور اسی رسالہ کو ایک دوسرا لباس جو بالکل انکا
حیرت انگیز ہوگا ضرور پہنا کر چھوڑینگے -

## دعا

اے مالکِ کُل میرے والدین پر رحم فرما..... والدین

اے اندھیری رات مین کالے کمل پر کالی چیونٹی کو دیکھنے والے
اے نقارخانہ مین طوطی کی صدا سُن لینے والے اے پہاڑون کے
سامنے ذرہ سے بے خبر نہ رہنے والے - اے سمندرون کے مقابل
قطرہ کیطرف گوشۂ چشم لگائے رہنے والے خدا تو ہی خوب جانتا ہے
کہ تیری ناچیز مخلوق (ابن آدم) کس درجہ گمراہ اور روحانی علائق سے
بے خبر ہوگئی ہے اور روز بروز ہوتی چلی جاتی ہے اُس کا مبلغ علم آکسیجن
اور ہیڈروجن کی ترکیب وتحلیل سے آگے بڑھنے والا نہین رہا -

اس کے دل مین کبھی یہ خطرہ جھونٹون کو بھی نہین گزرتا کہ اگر برقی تار موجود نہو
توپھر ہم کسی ذریعہ سے اپنی خبر کسی اور جگہ تک پہنچا بھی سکتے ہین یا نہین
اور انجن نہو تو کچھ ایسے وسائل بھی ہین کہ جن سے ہم ادھر سے ادھر تک تو
درکنار ایک اسٹیشن سے دوسرے اسٹیشن تک جا بھی سکتے یا نہین -
ناؤ منجدھار مین ہے اور اسکا تختہ ٹوٹنے کو ہو رہا ہی ملاحون کی زبان پر اب دم
بدم ہی طوفان کا سامنا ہی بھنور پر بھنور چکر پر چکر نظر آتے ہین - خدا پرستی
حرف غلط کیطرح صفحہ ہستی سے یک قلم محکوک ہی دہریت اپنے پنجے جما چکی
ہے روحانیت اور اُسکے آثار و کرشمے اپنا اعتبار کھو چکے ہین - جدیدہ
علوم وفنون کی جھوٹی اور ناپائدار چمک نے چشم بصیرت سے وہ سلوک کیا ہی جو برقی
درخشان حسِ بصارت کے ساتھ کرتی ہی اس لیے اُسکے عالم علم الاعلی
مقدس نتایج اور متبرک ثمرات سے بالکل محروم ہین - روحانیات و الہیات
کے لطیف مباحث اور نازک علائق (جو اُن کو مادیات سے فطرتاً ہی)
اسطرح کھو بیٹھے ہین جسطرح گدھا اپنے سینگ پرندکر زمین اپنے پر - نئے
فلسفی جو ابھی کچھ کچھ باخبر ہوتے چلے ہین مگر ساتھ ہی ساتھ وہ اپنی تعالیم
اور تاثیرات سماوی سے اوسے راستہ مادیت کے

سہارے جہالت کی تحت الثریٰ کو خود بینی کے مرکب پر سوار ہوے دوڑے
چلے جاتے ہین اور بجاے خود مضحکہ بنتے ہین اُن کا یہ گھمنڈ کہ ہمنے
اپنی جسمانی ضرورتون اور نفسانی خواہشون کے پورا کرنے کیلیے قسم
قسم کے علوم و فنون ایجاد کرلیے ہین جو ہماری حارتی حیات ما حصل
اور ہماری افضلیت کا تمسک ہی درحقیقت ایک طفلانہ تسلی ہر اگر وہ
اپنی تحقیقات کو دو قدم اور آگے بڑھائین تو سمجھ لین کہ انھون نے
نفس انسانی کی کامل طاقت مرکب علاوہ کہ نیکی اور ان ہی مفقود
کر دیے روحی قوت کے مختلف تاثیرات اور مظاہر پر مطلع ہونے کے
راستون مین بیحد دشوار گذار موانع اور رکاوٹین ہوگئین یہی وجہ ہے
کہ انکی مذہبی دنیا مین حضرت اسرافیل اپنا فرض منصبی اور خدمت لازمی
کو ادا کرکے کبھی کے سبکدوش ہوے بیٹھے ہین جدہر نظر اٹھا کر دیکھئے
ہو کا میدان نظر آتا ہے فنائیت کا سمان آنکھون مین بندھ جاتا ہے ایسے
نازک وقت مین فقط تیرا ہی آسرا ہے مین کیا اور میرے چند پریشان
اوراق کیا ہان مگر تو کفیل ہو تو سب کچھ ہے ۔

## تسخیر ہمزاد

اب ہم اپنے ناظرین کو بہت انتظار دکھانا اور اُنکا دماغ پریشان کرنا مناسب نہ سمجھکر چار مستند طریقے جو عمومًا ہر مذہب کے لوگون کو اُنکے مقصد تک پہنچانے مین ہر طرح کافی ثابت ہونگے درج کرتے ہین۔

## پہلا طریقہ

ہر مہینے کے شروع شنبہ یا یکشنبہ سے اسطرح عمل کرو ایک بوتل شراب کی بائین بغل مین دباؤ۔ اس طرح کہ اُس کا منہ آگے کیطرف رہے اور آفتاب نکلنے کے بعد جبکہ تمہارے سر کا سایہ تمہارے ایسے قریب ہو جسکے دیکھنے مین کچھ تکلف نہو (یعنی تمہارے پیرون سے تمہارے سر کے سایہ کو قریبًا چار گز کا فاصلہ ہو) کسی ایسے میدان مین جہان تمہاری یکسوئی اور خلوت مین بظاہر کوئی سامان خلل انداز نہو کھڑے ہو تنہائی کے سوا اس امر کا بھی خیال رہے کہ تمہارے سامنے جب تمہاری پشت مشرق کو ہو قریبًا بیس پچیس قدم کے فاصلے پر ایک بلند پیپل کا درخت بھی ہو۔ اسکے بعد تم طبیعت کو خوب مضبوط اور قوی کرکے اپنے گردن کے سایہ مین اُس مقام پر

ٹکٹکی لگاؤ جہان کہ دو شربانی رگین ہمیشہ اچھلتی ہوئی معلوم ہوتی ہین
اور اُن پر نظر جما ئیے اُس سایہ کا کوئی درمیانی جزو نظر جم سے باقی نہیں
رہ جاتا۔ پس جبکہ تم اپنی نظر مقام مذکور پر اچھی طرح جما چکو اور اپنے دل مین
مطمئن ہو لو کہ اب ہم یہان سے دوسری طرف ہرگز نہ دیکھین گے
تب حجر منجذبات (الشیاطین) کو برابر ایک گھنٹہ تک پڑھو جبکہ یہ گھنٹہ
تمہارے حسب دلخواہ تمام ہوجائے تو نظر اُٹھا کر اُس درخت پر دیکھو
جو تمہارے سامنے ہے۔ اگر تمہاری یکسوئی اور قوت ارادی اچھی ہے
تو تمکو ضرور اوّل دن ایک بیڈول مرحلہ جیسا پیل کی چوٹی پر نظر آئے گا
جو روز بروز بشرطیکہ تمہاری کوشش اور یکسوئی آہستہ آہستہ ترقی
کرتی رہے یا کم از کم جیسی کہ اوّل روز تھی ویسی ہی رہے تمہاری ہم شکل
ہوتی ہوئی اور چوٹی سے تنہ درخت کی جانب مائل ہوتی ہوئی
معلوم ہوگی حتیٰ کہ چالیسوین روز وہ بعینہٖ تمہاری شبیہ اکتساب کر کے
تمہارے سامنے کلاًنہ العطش العطش کرتی نظر آئیگی اسوقت تمکو چاہیے
کہ دائین ہاتھ سے شیشہ کی ڈاٹ کھول کر بائین ہاتھ سے بوتل اُسکے
مُنھ کو لگا دو اور تمام شراب اُسکی اپنے ہمزاد کو پلا دو۔

لیکن ایسے وقت کمال درجہ ہوشیاری اور خودداری کی ضرورت ہوگی۔ بعض ایسے لوگوں نے جنکی قوت فاعلی ترقی یافتہ نہ تھی بوتل اپنے منہ سے لگائی ہے اور اس دھوکہ نے اُن کو مایوس کر دیا ہے اور پھر اُن کی ہمت پست ہوگئی ہے۔

ہمارے ایک شاگرد نے چالیسوین روز کا انتظار بھی نہین کیا اور اثنائے عمل مین بھی عمل کے اثر سے ایسا متاثر ہوا کہ ساری شراب خود نوش کر گیا اور بعد کو نادم ہوا۔

جب تم اتنا کام ہوشیاری سے انجام دیکھو گے تو تمہارا مثل ہمیشہ کے لیے تمہارے پاس باطاعت حاضر رہے گا۔

## تنبیہ

چونکہ اس عمل مین ترک صلوٰۃ لوازمات سے ہے اس لیے ہم اہل اسلام کو اس کی طرف کوشش کرنے کی صلاح نہین دے سکتے۔

## دوسرا طریقہ

اس ترکیب کے عامل صرف شنبہ سے شنبہ تک یعنی سات ہی روز مین اپنے ہمزاد پر قابو حاصل کر لیتا ہے اور اسکو کسی قسم کی محنت و مشقت

کا بھی چندان متحمل نہین ہونا پڑتا۔ وہ ترکیب یہ ہے کہ شنبہ کے روز کسی وقت
چکنی مٹی کے جو کالی بھی کھلائی جاتی ہے چالیس گولیان حتی المقدور
مدور اور برابر برابر جنکا قطر قریبًا نصف انچہ ہو بنا دیہ گولیان ایسے
وقت بنی چاہیین کہ آٹھ بجے رات تک بالکل خشک ہو جائین۔
جب رات بقدر اپنے دسوین حصے کے گزر جاے اور تمام کاروبار سے
فرصت ہو چکے تو اپنے پیچھے میٹھے تیل کا چراغ رکھ کر کسی ایسے مقام پر
بیٹھو جہان تمکو بلا کسی کھٹکے اور مانع کے سات روز تک سونے کا پکا بھروسہ
اور اطمینان ہو جب تم اسطرح بیٹھ چکو تو ہر ایک گولہ پر اسم یا آواجلہا
ستر بار پڑھکر دم کرتے رہو اور اپنی نظر اپنے سایہ پر گردن کی جگہ
جمائے رکھو جب اس سے فارغ ہو جاؤ تب اسی جگہ سو جاؤ اور ہرگز کسی سے بات چیت
کرو صبح سویرے اُٹھکر ان تمام گولیونکو کوئی خاص کنوان مقرر کرکے اسمین
ڈال دو۔ کنوئین پر جانا اور گولیونکا اسمین ڈالنا ایسے وقت ہو کہ سب سے پہلے
اُس پر جانیوالون مین یقینا تم ہو۔

## ہدایت

کنوئین تک جانے اور وہانسے لوٹ کر اپنے خواب گاہ تک آنے مین کسی سے

ہرگز ہم کلام نہو۔

## ہدایت

جو کورا چراغ اوّل روز روشن کرنیکا اتفاق ہو ختم عمل تک اُسکو جلاتے رہو اور اوسکی محافظت کرو۔

## ہدایت

اثناے عمل میں اگر مہیب اور ڈراونی صورتیں (جو اکثر ڈرپوک آدمیونکو بکثرت نظر آیا کرتی ہیں) آویں تو کچھ خوف نہ کرو۔

## تنبیہ

اِسکے عامل کو ایک ہفتہ تک ایسی حالت میں رہنا ضروری ہے جسپر غسل فرض ہوتا ہے اور جسے جُنب کہتے ہیں۔ اسلیے پاک صاف لوگوں کو اسکے کرنیکی اجازت نہیں دیجاتی۔

ساتویں دن تمہارا ہمزاد حاضر ہوجاے گا اور اپنی حاضری کی وجہ تم سے پوچھیگا اُسوقت تمکو چاہیے کہ جب تک تم اپنا پورا وظیفہ ختم نہ کرلو اُسکے جواب کیطرف مائل نہو لیکن جب اُس سے فرصت ہوجاے تو اُس سے تحکمانہ لہجہ میں کہدو کہ آج سے تمکو چاہیے کہ ہمیشہ ہمارے روبرو حاضر رہو

اور اپنے مقدور بھر ہماری اطاعت اور خدمت گذاری مین غلطی نہ کرو اسکے بعد وہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گا اور تمہارے اکثر کامون کا جسکی تفصیل غیر قابل الذکر ہے کفیل اور ذمہ دار رہے گا۔

## تیسرا طریقہ

بحساب ابجد اپنے نام کے عدد نکالو۔ اور اس مین بیس جمع کرو۔ بقدر اعداد حاصل جمع کے حروف ندائیہ (یا) اپنے نام کے ساتھ ملا کر مثل (یا اللہ) کے چھ چلون تک پڑھتے رہو اس درمیان مین کسی روز ناغہ نہو۔ اس ترکیب مین یہ بھی ضروری نہین ہے کہ عامل کسی خاص مقام کا پابند رہے بلکہ جہان ہو وہین پڑھ لیا کرے اور جو چند ہی جمعرات سے شروع کرے۔ بعد گذرنے سالم چھ چلون کے تمہارا ہمزاد مطیع ہوجاے گا۔ اور تم اُس سے آن واحد مین دور دور از مقامات کی خبرین دریافت کر لیا کروگے اور جسقدر خدمتین اُسکے قابل ہونگی سب لے لیا کروگے۔

## لب لباب یا عطر کتاب یعنی تسخیر ہمزاد کا چوتھا طریقہ

اوّل تم قرص سیاہ دیکھنے کی مشق کرو جیسا کہ صدر کتاب مین اسکا طریقہ

لکھا جاچکا ہے کیونکہ اس مشق سے تمھاری نظری مقناطیس بڑھجاے
گی جو آیندہ مفید ثابت ہوگی - اور اسکے ساتھ اسکا بھی اہتمام کرو کہ
جب کوئی چیز اٹھاؤ یا کوئی کام شروع کرو تب اپنا نام خواہ زبان سے
خواہ دل سے ضرور لے لیا کرو حتی کہ تمکو ہر ایک چیز اُٹھاتے اور ہر ایک کام
شروع کرتے وقت اپنا نام ضرور یاد آجایا کرے جب یہ شغل تمھاری عادت
مین داخل ہوجاوے یعنی تمکو اس سے ایک قسم کا لگاؤ پیدا ہوجاوے
اور تمکو اسکے دیکھنے اور اپنا نام لینے مین کوئی تکلف معلوم نہو تب

## قاعدہ

کسی چاند کے مہینہ کی پہلی تاریخ سے دسوین تاریخ تک جس روز سے
چاہو عمل شروع کرو ترکیب یہ ہے کہ خالی مکان کے صحن مین جہان سوا
عامل کے دوسرا کوئی شخص نہو آفتاب کیطرف پشت کرکے سیدھے کھڑے
ہو تاکہ تمھارا سایہ تمھارے سامنے پڑے اور اپنے سایہ کے گلے کے مقام کو
بلا پلک جھپکاے ٹکٹکی لگا کر دیکھو اور اکتالیس مرتبہ بحضور قلب (یَا حَیُّ
یَا قَیُّومُ وَلَہُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی) پڑھو - مگر احتیاط رہے کہ کہین پلک
نہ جھپک جائے - اور پڑھتے وقت دیسی صابون کی ایک ڈلی بقدر

نوٹ - مگر یاد رہے کہ وہ موسم ایسا ہو کہ درمیان جلسہ کے ابر آنیکا مطلق احتمال نہو -

دو ماشہ کے اپنے بائین ہاتھ مین رکھوا ور مٹھی آہستہ سے باندھے رہو جب تم اکتالیس بار پڑھ چکو تو اُس ڈلی کو اسیطرح زمین پر چھوڑ دو تاکہ جو جھٹکا یا صدمہ پھنکتے وقت ہاتھ کو پہنچتا ہے اُس سے تمھارا ہاتھ محفوظ رہے۔ اور اُسی پلک آسمان کو ایک منٹ تک دیکھو۔ اور ہر روز یہ عمل اسی ترکیب کے ساتھ تین تین مرتبہ آٹھ و نو و دس یعنی چالیس روز تک باستقلال تمام و صدق مالاکلام پڑھتے رہو۔ **ہدایت**

صابون کی ڈلی ہر دفعہ عمل پڑھتے وقت جدید ہو نہ کہ سابقہ کیونکہ پہلی ڈلی ناکارہ ہوجاتی ہے۔

## (فائدہ دوم)

اس مشق سے تیسرے روز بشرط حسن سعی تمکو آسمان پر ایک گول سیاہی نظر آویگی اور رفتہ رفتہ روزانہ نیچے اُترتی اور بشکل انسان مجسم ہوتی ہوئی معلوم ہوگی یہانتک کہ چالیسوین روز زمین پر اُتر کر ٹھیک بشکل تمھارے شبیہ کے جسمیت یا کثافت اکتساب کرکے بالمشافہ تمسے گفتگو کریگی اسی وقت اپنے عمل کو ختم سمجھنا۔ **فائدہ** ۔ جس مکان مین عمل پڑھو وہ مکان عمل پڑھتے وقت تو بالکل تنہا ہونا چاہیے۔ اور یہ بھی ضروری ہے کہ اُس

نوٹ ضروری: تبدیلی ہیولی اکثری ایسی دیکھی بعض کو جو خطرناک ذکی الحس اور لطیف المزاج ہوتے ہین اول ہی روز سے نظر آنے لگتا ہے اور بعض کو چلہ کی نسبت کثیف ہوتی ہے بعد بیس دن کے دکھائی دیتی ہے مختلف ہوتی ہے مشقی کو بھی قطعی کچھ تفرقہ نہین آتا لیکن عامل کو اس طرف توجہ کرنی چاہیے اور دیر کو ہے سے کام رکھنا چاہیے کیونکہ قدرت نے ہر جنس کی مخلوقات کو تھوڑے تھوڑے تفاوت سے ایک ہی اصل پر تخلیق کیا ہے

مکان مین دس بجے تک نے ہوئے رہتا اور کسی درخت وغیرہ کی آڑ یا اوٹ نہو۔

**ہدایت** چلہ باوصف اُسکے بھی تم اچھی طرح ایسا وقت تجویز کرو کہ تمہارے چلہ مین ابر آسمان پر نہ آوے۔ اگر اتفاقاً کسی روز گھٹا آسمان پر ہو جاوے تو صحن مین وقت مقررہ پر کھڑے ہو کر اور آئینہ روبرو رکھکر اوسمین اپنے گلے کے مقام کو دیکھو مگر یہ تدبیر مجبوری کی ہے اور اگر چالیسوین روز بھی جسکو لوم اطاعت کہتے ہین (خدا نخواستہ) ابر ہو جائے تو وہ تعلق جو تم آجتک اپنے ہمنام سے پیدا کر چکے ہو منقطع سمجھنا۔

**ہدایت خاص** چلہ کے اندر کلمہ لاحول زبان سے ہرگز نہ نکلنا چاہیے لیکن اگر دل مین اسکا خیال کسی وقت آئے تو چندان حرج نہین مگر زبان سے اس کلمہ کا نکلنا عمل کی ترقی مین رکاوٹ پیدا کرتا ہے یہ ایک راز ہے جو عامل ہونیکے بعد خود بخود تمپر منکشف ہو جاویگا۔ **اشارہ** - عامل پر فرض ہے کہ اپنا علم ہر شخص سے مخفی رکھے۔

## استدعا اور وعدہ

مین تہ دل سے استدعا کرتا ہون کہ جب تمکو یہ عمل تمام معلوم ہو جاوے تو تمکو چاہیے کہ فوراً کمر ہمت چست باندھ کر اسکی کارروائی کرنی شروع کر دو نہ یہ کہ اپنی خلقی کاہلی سے (خدا اسے ہمسے دور کرے) ایک غیر محدود زمانہ تک

نوٹ - اس عمل کو چھت پر یا سایہ دار مکان مین کھڑے ہو کر پڑھنے کی قطعی ممانعت ہے۔

# التماس

مین اپنے خاص شاگردونکی خدمتمین ضروری سمجھکر التماس کرتا ہون کہ یہ رسالہ
مینے کس غرض سے طبع کیا ہی اور نیرنگ عالم اس سے کیا کام نکالا چاہتا ہے
اِن دنون زمانہ کے عظیم انقلاب دجیسا کہ وہ فطرتاً ہمیشہ چکر کھاتا اور قسم قسم کے
پلٹے لیا کرتا ہی کیا عام کیا خاص سب کے دلون سے اعمال و اسرار کی وقعت کم
اُٹھ گئی ہی اور جسقدر مادیت ور نیچریت ترقی کرتا جاتا ہی اُٹھتی جاتی ہی
وہ اپنے منہ سے آثار علوی کا الف تک نکالتے ہوی شرماتے اور اسمین اپنی ادر
اپنے روشنی کے کمال خفت خیال کرتے ہین جب کوئی اُن سے اُنکے محدود علم و تجربہ
کے برعکس کچھ کہنا چاہتا ہے تو وہ اپنی ذکاوت لا محدود کے سبب شروع ہی مین
اخر تک اُسکا مطلب ماحصل سمجھکر فوراً یہ معلوم ہوتا ہے آپ پرانے خیال کے
آدمی ہین۔ افسوس کہ فلسفیت آپ کو چھو تک نہین گئی آپنے ابھی انڈے کے خول کو
کشکا تک نہین، کہہ دینے پر مجبور ہوتے ہین وہ معجزات اور خوارق کو مذہبی دل
کی دلخوش کن کہانیان اور عجائب پسند طبیعتون کا مشغلہ سمجھتے ہین
مین خوب جانتا ہون کہ باد صرصر کے سامنے

چراغ کی مجال نہین کہ دم بھر ٹھہر سکے لیکن اگر اتفاقاً کسیکی نظر اُسکی طرف (اُس
لمحہ مین جبتک کہ وہ محفوظ تھا) جا پڑتی ہی تو اتنا ضرور ہی اثر ہوتا ہی کہ اُسکے دماغ
مین اُس مکان کا نقشہ جہان کہ وہ روشن تھا جم جاتا ہی اور پھر دوبارہ اُسکے
روشن کرنے اور اُسکی محافظت کیجانب قرار واقعی توجہ ہو جاتی ہی۔

اِسی طرح میری ناچیز تصنیف بھی ایسے تاریک اور شور انگیز زمانہ مین اگرچہ
یہ یقین نہین رکھتی کہ وہ اول ہی بار اپنے دلی منصوبون مین کامیاب ہو جائیگی
لیکن اُسکے ساتھ ہم اُسکو اتنی امید دلاتے بغیر بھی کسیطرح نہین رہ سکتے کہ اگر اتفاقاً
ہزار مین سے ایک کو بھی اُس کو عیار امتحان پر لگانے کا خیال پیدا ہو گیا تو

اے مالک کل میرے والدین پر رحم فرما ....... آمین

ضرور وہ دوبارہ مہتم بالشان بن کر مجبوراً انکو اپنی طرف بڑے زور اور توجہ سے
اُدھر کھینچ لیگی جدھر کھینچنا چاہتی ہے۔ اسقدر معلوم کر لینے کے بعد ہمارے رشید
شناگرد سمجھ گئے ہونگے کہ یہ جانکاہی اور تضیع اوقات جو ہمنے کی ہی اُنکے لیے نہین
کی کیونکہ یہ غذا عوام الناس کی ہی جنہے انکو اس سے اپنی نشو ونما کی قطعی امید نہ
رکھنا چاہیے بلکہ ہمارے نزدیک اُنکو اسطرف توجہ کرنا ترقی سے تنزل علویت سے
سفلیت سفیدی سے سیاہی کی طرف مائل ہونا ہی۔ اُنکی بہبودی اور اولویت
صرف اسی پر منحصر ہے کہ جہان تک ہو سکے وہ اپنے قلوب کو دنیاوی خواہشون

سے بچائے رکھین اور عشق معشوق حقیقی مین مست و مستغرق رہین اسی مرتبہ کو صوفیائے کرام کی یہان تطہیر قلب عن ماسوے اللہ کہتے ہین۔ اور بے تکلف ہمسے اپنے شکوک و شبہات صاف کرتے رہین۔

## ہمارے بعض شاگرد

ہمسے باصرار درخواست کر رہے ہین کہ ہم اپنے بزرگون کا نام نامی انکو بتادین اگرچہ آجتک ہمنے کسی مصلحت سے انکا ذکر کبھی موقع پر بھی مناسب نہ سمجھا۔ لیکن اب ہم اُن درخواستون کی اناپلچھو لوگون کے اصرار سے مجبور ہو کر اُسکا اظہار کرتے ہین۔

واضح ہو کہ روحانی تعلیم مین ہمکو شیخ محمد شاہ صاحب سے اور اُنکو شیخ مسکین سید عزیز اللہ صاحب سے اور اُنکو شیخ میان امانت شاہ صاحب سے اور اونکو حضرت حافظ میا نصاحب سے اور اُنکو حضرت یار محمد ثابت صاحب سے اور انکو حضرت شیخ حضور حاجی حمید ظہور صاحب سے اور اُنکو شیخ محمد عنایت اللہ صاحب لاہوری سے اور اُنکو شیخ محمد علی رضا صاحب سے اور اُنکو شیخ سید عبد اللہ صاحب سے اور انکو شیخ غلام محمد مرتضی صاحب بن ترموسی صاحب اور اُنکو شیخ برہان الدین صاحب سے اور اونکو شیخ قطبی سندھی صاحب سے اور اونکو شیخ محمد غوث صاحب گوالیاری سے

اور انکو شیخ محمد محمود حسن صاحب قادری سے اور اونکو حضرت شیخ عبد الفتاح صاحب
ہدایت اللہ سرمست سے اور اونکو شیخ محمد حسین حسب صاحب سے اور اونکو شیخ
حسینی صاحب سے اور انکو شیخ عبد الغفار صاحب صدیق سے اور اونکو
شیخ عبد الرؤف صاحب سے اور انکو حضرت شیخ عبد الرزاق صاحب غوث الاعظم
سے اور انکو حضرت شیخ محبوب سبحانی غوث صمدانی محی الدین سید محمد عبد القادر
صاحب جیلانی سے اور انکو حضرت شیخ ابو سعید صاحب مبارک سے
اور اُن کو حضرت شیخ ابو الحسن صاحب قریشی سے اور اونکو حضرت
شیخ ابو یوسف صاحب سے اور اونکو حضرت شیخ عبد العزیز صاحب سے
اور اُن کو حضرت شیخ ابو عباس احمد صاحب سے اور اُن کو حضرت شیخ
احمد صاحب یلنی سے اور اُن کو حضرت خواجہ معروف کرخی صاحب سے اور اُن کو حضرت خواجہ
ابو بکر محمد شبلی صاحب سے اور اُن کو حضرت خواجہ جنید صاحب بغدادی سے اور انکو حضرت
خواجہ سری سقطی صاحب سے اور انکو حضرت امام علی موسیٰ رضا صاحب سے اور انکو حضرت امام
جعفر صادق صاحب سے اور انکو امام محمد باقر صاحب سے اور انکو حضرت امام زین العابدین صاحب سے
اور انکو حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور انکو حضرت مصطفیٰ
سرور کائنات مفخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحابہ بارک وسلم سے تلمذ ہے

تمت